1117

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،13۔دسمبر2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ وعشر اور آبکاری ومحصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2013(مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013(مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)کم ازکم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان پنجاب2013
(مسودہ قانون نمبر13 بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم ازکم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان پنجاب2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم ازکم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان پنجاب2013 منظور کیا جائے۔

1118

4۔ **مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2013)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

"پرائس کنٹرول پر عام بحث"

1119

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13۔دسمبر 2013

(یوم الجمع، 9۔صفر المظفر 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ
فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا
بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا
كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝
وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَاۗىِٕبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَـيْـــًٔا ۭ
وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۝

سُوۡرَۃُ الانفِطار 6 تا 19

اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا؟(6)(وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا(7) اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا(8) مگر ہیہات تم لوگ جزاء کو جھٹلاتے ہو(9) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں(10) عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے(11) جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں(12) بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13) اور بدکردار دوزخ میں(14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے(15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے(16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟(17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے(18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا(19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لم یَاتِ نَظیرُکَ فی نَظر مِثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا
اَلبحرُ عَلاَوالموَجُ طغیٰ من بےکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگِڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا
اَنا فیِ عَطَش وّسَخَاکُ اَتَم اے گیسوئے پاک اے اَبرِ کرم
برسن ہارے رِم جھم رِم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا
اَلروح فداک فَزد حرقا یک شعلہ دگر برزن عشقا
موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا
بس خامہ خام نوائے رضا نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ میرا
ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور آبکاری و محصولات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمن الرحیم، سوال نمبر 544۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ورک صاحب! پارلیمانی سیکرٹریز صاحبان بن چکے ہیں۔ یہ سیٹیں ان کی ہیں آپ تھوڑا پیچھے آجائیے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 544 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: سکولوں کے مستحق طلباء وطالبات کو زکوٰۃ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*544: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12-2011 اور 13-2012 میں ضلع شیخوپورہ کے سکولوں کے مستحق طلباء وطالبات کو کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کی گئی، جن طلباء وطالبات کو رقم فراہم کی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں مستحق طلباء وطالبات کو دی جانے والی زکوٰۃ کا کیا محکمہ نے آڈٹ کروایا، کیا وہ تمام رقم مستحق طلباء وطالبات کو ہی فراہم کی گئی یا کسی دوسرے استعمال میں لائی گئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ سال 12-2011 کے دوران ضلع شیخوپورہ کے 78 تعلیمی اداروں (سکولوں / کالجوں) کے 3528 مستحق طلباء وطالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ 48 لاکھ 20 ہزار 640 روپے اور سال 13-2012 کے دوران 62 تعلیمی اداروں کے

3606 طلباء و طالبات کو مبلغ43لاکھ22ہزار844روپے جاری کئے گئے۔ طلباء و طالبات کے ناموں اور اداروں کو فراہم کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں سال12-2011کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں78تعلیمی اداروں کو فنڈز کا اجراء کیا گیا جن میں سے46 اداروں کا انٹرنل آڈٹ کیا جاچکا ہے جبکہ سال 13-2012کے دوران 62 تعلیمی اداروں کو فنڈز جاری کئے گئے جن میں سے 23 تعلیمی ادارہ جات کاآڈٹ ہو چکا ہے ہر دو سالوں کے بقیہ اداروں کاآڈٹ جاری ہے جبکہ مذکورہ فنڈز کی تقسیم کا ایکسٹرنل آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے ماتحت ادارے ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کی طرف سے ہونا باقی ہے نیز یہ کہ مذکورہ رقم طلباء وطالبات کو ہی فراہم کی گئی ہے اور یہ رقم کسی دوسری مد استعمال میں نہیں لائی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! انہوں نے جن طلباء کو وظائف دیئے ہیں یہ ٹھیک ہے اور میں مان لیتا ہوں کہ انہوں نے وظائف دیئے ہیں لیکن میں منسٹر صاحب سے ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کو اپنے آپ پر کوئی شک تھا کہ وہ سفارشیں لے کر میرے پیچھے دوڑ رہے تھے یا انہوں نے جو جواب بھیجا اس میں انہیں کوئی مسئلہ تھا کہ شاید کیا ہوگا؟ میں وزیر صاحب سے یہ تفصیل پوچھنا چاہوں گا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پوچھوں گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں میری ان سے پہلے کوئی بات ہوئی ہے اور نہ میرے علم میں ایسی کوئی بات ہے کہ کوئی محکمے والا ان کے پیچھے گیا ہے۔ اگر کوئی گیا ہے تو وہ غلط گیا ہے۔ میں ان سے بھی کہوں گا کہ یہ مجھے اس کی نشاندہی کریں otherwise جواب حاضر ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرانی ہوئی ہے کہ ایسی بات ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 577 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: موٹر رجسٹریشن برانچ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*577: جناب اعجاز خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور، موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) گزشتہ تین سال میں کتنے ملازمین کے خلاف جعل سازی سے گاڑیاں رجسٹرڈ کرنے کی شکایات محکمہ ہذا کو موصول ہوئی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ج) ان میں سے کن کن ملازمین کے خلاف مذکورہ عرصہ میں محکمانہ کارروائی ہوئی؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

1۔ عمران مصطفیٰ، موٹر رجسٹریشن اتھارٹی /ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، گریڈ 17 (او پی ایس)

2۔ رانا محمد عالم، اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، گریڈ 16

3۔ احمد علی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر، گریڈ 14 (روڈ چیکنگ اینڈ ٹوکن ٹیکس)

4۔ شوکت علی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر، گریڈ 14 (نیو رجسٹریشن، ٹرانسفر)

5۔ عبدالوحید، ڈیٹا انٹری آپریٹر، گریڈ 11

6۔ شوکت علی، موٹر ٹیکسیشن کلرک (OPS)، گریڈ 05

(ب) پچھلے تین سال کے دوران براہ راست موٹر برانچ کے سٹاف کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی تاہم ایک عدد لیٹر محکمہ انٹی کار لیفٹنگ لاہور کی طرف سے بابت جعل سازی سے گاڑیاں رجسٹرڈ کرنے کا موصول ہوا جس پر محکمانہ کارروائی کا آغاز کیا گیا اور جز (ج) کے جواب میں دیئے گئے تین آفیسرز /آفیشلز کو چارج شیٹ کیا گیا۔

(ج) مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے ان کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔

1۔ محمد اسلم سکھیرا، موٹر رجسٹریشن اتھارٹی /ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر قصور

2۔ محبوب عالم ورک، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر

3۔ خواجہ تحسین احمد، ڈیٹا انٹری آپریٹر

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے پوچھنا چاہوں گا کہ کتنے افراد کے خلاف شکایات آئی تھیں؟ ذرا اس کی تفصیل بتائیں۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں پوچھا ہے اور اس کا جواب جز(ج) میں ہے کہ محمد اسلم سکھیرا موٹر رجسٹریشن اتھارٹی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر قصور، محبوب عالم ورک ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر اور خواجہ تحسین احمد ڈیٹا انٹری آپریٹر کو removal from service کر دیا گیا تھا۔ کار لفٹنگ کی جانب سے شکایت آئی تھی کہ انہوں نے گاڑیوں کے ریکارڈ میں forgery کی تھی اس پر ان کے خلاف یہ انکوائری ہوئی تھی۔ اس کی details میرے پاس ہیں اگر معزز ممبر کو چاہئیں تو میں دے دوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: ابھی اس وقت آپ کے پاس details ہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، میرے پاس ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو گاڑیاں رجسٹرڈ کیں، انہوں نے جو جعل سازیاں کیں اس کا ریکارڈ کتنا ہے، انہوں نے کیا فراڈ کیا اس کی رقم کیا ہے اور ان لوگوں نے کتنا نقصان کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے کیا کیا؟ اس کی تفصیل بتا دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: یہ تفصیل بتا دیں کہ ان تین بندوں کی وجہ سے محکمے کو کتنا نقصان ہوا ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 10-2009 کی 42 کے قریب گاڑیاں تھیں جن کی مختلف رجسٹریشن میں forgery کی گئی تھی جس وجہ سے انہیں removal from service کیا گیا۔

ڈاکٹر مراد راس: ان کی وجہ سے محکمے اور لوگوں کو کتنا نقصان ہوا ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): حکومت نے ان سے recovery کر لی تھی۔ چونکہ سوال میں اس کی amount پوچھی نہیں گئی تھی اس لئے میرے پاس اس کی details نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اس amount کی details بعد میں بتا دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن کے ساتھ یہ mishape ہوا، جن کا نقصان ہوا ان کو ابھی تک رقم واپس کی گئی ہے یا نہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! انہوں نے یہ رقم گاڑیوں کی رجسٹریشن کی بابت اکٹھی کی تھی۔ یہ شکایت محکمہ کار لفٹنگ کی جانب سے آئی تھی، ان 42 گاڑیوں کی جو رجسٹریشن بنی تھی ان میں سے کچھ گاڑیاں ایسی بھی تھیں جن گاڑیوں کی pay duty نہیں ہوئی ہوتی اس میں ہمارا کسٹم ڈیپارٹمنٹ بھی involve ہوتا ہے اس میں کار لفٹنگ کا ڈیپارٹمنٹ بھی involve ہوتا ہے۔ اس میں major کارروائی پولیس کی جانب سے کی گئی ہم نے صرف محکمانہ کارروائی اپنے تین بندوں کے خلاف کی جو اس میں ملوث تھے۔ باقی سوال پولیس سے related ہے کیونکہ اینٹی کار لفٹنگ پولیس کا ڈیپارٹمنٹ ہے ہم نے اس کی complaint پر یہ کارروائی کی تھی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا اس پر آخری سوال ہے کہ جن تین بندوں کو برخاست کیا گیا ان کو کس تاریخ کو فارغ کیا گیا، کیا ان کے dismissal letters یہاں موجود ہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ 10-2009 کی رجسٹریشنز تھیں تو 2011 میں ان لوگوں کے خلاف محکمانہ کارروائی کر کے انہیں removal from service کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان آرڈر کے نمبر آپ کے پاس ہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): اس وقت میرے پاس اس کی تفصیل موجود نہیں ہے لیکن اگر ان کو چاہئے تو مل جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کو تفصیل مل جائے گی۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 546 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: شادی گرانٹ کی مد میں رکھی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*546: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر زکوۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ کو سال12۔2011اور13۔2012 میں شادی گرانٹ کی مد میں کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ سے دی گئی، یہ رقم جن مستحقین میں تقسیم کی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت شادی گرانٹ فنڈ کی رقم بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جو رقم مستحقین کے لئے رکھی گئی ہے مہنگائی کے اس دور میں ناکافی ہے اور اس میں شادی کی ایک آئٹم بھی تیار نہیں کی جا سکتی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ ضلع شیخوپورہ کو سال12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے شادی گرانٹ کی مد میں مبلغ64لاکھ91ہزار67روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں سے مبلغ33لاکھ70ہزار روپے کی رقم 337 مستحقین کو 10ہزار روپے فی کس کے حساب سے جاری کی گئی۔ مستحقین کے ناموں اور جاری کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آئین پاکستان میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد زکوٰۃ کا نظام صوبوں کو منتقل کر دیا گیا ہے اس ضمن میں زکوٰۃ وعشر بل2013 ابتدائی منظوری کے لئے صوبائی کابینہ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ مذکورہ بل کی صوبائی اسمبلی پنجاب سے حتمی منظوری کے بعد زکوٰۃ کی تقسیم کے قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ کی مختلف مدات بشمول شادی گرانٹ کی موجودہ شرح میں دستیاب فنڈز کے مطابق نظر ثانی کی جائے گی۔

(ج) یہ درست ہے کہ شادی گرانٹ کی مد میں مستحقین کے لئے مختص کردہ رقم کم ہے جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ وعشر بل2013 کی صوبائی اسمبلی پنجاب سے حتمی منظوری کے بعد شادی گرانٹ کی موجودہ شرح میں دستیاب فنڈز کے مطابق نظر ثانی کی جائے گی۔

جناب فیضان خالد ورک: میرا صرف اتنا ضمنی سوال ہے کہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ کے چیئرمین زکوٰۃ سعید شرقپوری صاحب تھے ان کے جانے کے بعد شادیوں کی گرانٹ کا یہ سارا سلسلہ stop ہو گیا ہے۔ میں نے ایک دو مرتبہ محکمے سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب تک چیئرمین نہیں بنیں گے اس وقت تک یہ

سلسلہ stop رہے گا۔آیاان کی اتھارٹی بعد میں کسی اور کے پاس بھی ہوتی ہے یاجب چیئرمین بنے گاتب ہی ہوتی ہے۔اگر چیئرمین نہیں بناتواس میں اتنی تاخیر کیوں کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!ان کی بات بڑی relevant ہے۔دراصل شرقپوری صاحب نے استعفیٰ دے دیا پھر دوبارہ ان کی بحالی ہوگئی پھر انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔یہ بھی اور بھی بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ وہ کس nature کے شخص تھے۔یقیناًان کی کوئی اپنی problems تھیں جن کی وجہ سے انہوں نے بار بار استعفیٰ دیا۔اب انہوں نے دو چیزیں پوچھی ہیں ایک تو یہ کہ ان کے جانے کے بعد کسی اور کو اتھارٹی دی ہے۔ہم عارضی طور پر اتھارٹی دیتے ہیں۔ہم نے عید گرانٹ release کرنی تھی تو وہ ہم نے temporary authority کے ذریعے کی لیکن اب ہمارااگلامرحلہ جو 30۔دسمبر کے بعد شروع ہوناہے وہاں پر چیئرمین کا ہوناسو فیصد لازم ہے لہذامیں ان کواور ایوان کو ensure کرتاہوں کہ ہم انشاءاللہ 30۔دسمبر سے پہلے پہلے چیئرمین کی appointment کردیں گے۔

جناب ذوالفقار غوری:جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ آیا زکوٰۃوعشر کے فنڈز سے اقلیتوں کی شادیوں کے لئے بھی گرانٹ دی جاتی ہے یانہیں؟

وزیر زکوٰۃوعشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!میں فاضل دوست کو بتانا چاہتاہوں کہ چونکہ زکوٰۃ purely مسلمانوں سے اکٹھی کی جاتی ہے اوراسے انہی کے مذہبی طریقے سے serve کیا جاتا ہے۔اقلیتوں کے لئے بیت المال سے اسی طرح کے پروگرامز ہیں اوراسی طرح ان کو دیئے جاتے ہیں جن میں تعلیمی وظائف ہیں،شادی گرانٹ اور دیگر ہیں لیکن وہ بیت المال سے ہوتا ہے زکوٰۃ وعشر سے ایسا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔

محترمہ نجمہ بیگم:جناب سپیکر!میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جہیز فنڈ کے لئے نکاح کی شرط رکھی ہوئی ہے۔ہمارے ہاں اکثر جگہوں پر یہ رواج نہیں ہے کہ شادی کے دن سے پہلے نکاح پڑھا دیا جائے۔عموماًشادی والے دن ہی نکاح پڑھایا جاتا ہے۔اس شرط کی وجہ سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں کیا حکومت اس شرط میں نرمی کرسکتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!یہ لازم ہے کہ نکاح کے بعد ثبوت کے طور پر نکاح نامہ پیش کیا جائے۔اس میں ایک طریقہ یہ بھی اپنایا جاسکتا ہے کہ باقاعدہ تحریری طور پر دے دیا جائے۔شروع میں اس پالیسی کو لاگو کیا گیا تھا،ہوایہ کہ کئی لوگوں نے پیسے وصول کرلئے لیکن وہ نکاح نہ

ہو سکا جس کی وجہ سے اس طریق کار کو بعد میں ختم کر دیا گیا۔اب نکاح نامہ ہونا ضروری ہے۔ البتہ stamp paper پر لکھ کر علاقے کے معززین دیں اور اس کی کوئی سو فیصد ضمانت بھی دے تو پھر ہم اس کو consider کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ضلع میانوالی میں ابھی تک زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بنائی گئیں بلکہ پچھلی حکومت کی جو زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان کو extension دی جا رہی ہے۔منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ نئی زکوٰۃ کمیٹیاں ہمارے ضلع میں کب تک بن جائیں گی اور اس میں حزب اختلاف کو بھی کردار ملے گا یا نہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ حزب اختلاف یا حکومتی جماعت کا مسئلہ نہیں ہے۔سابقہ حکومت کے نامزد کردہ چیئرمینوں کی سربراہی میں کمیٹیاں بنائی گئی تھیں۔پورے پنجاب میں انہی زکوٰۃ کمیٹیاں کو extension دی گئی جو کہ 30۔دسمبر 2013 کو ختم ہو رہی ہے اور اس کے بعد پورے پنجاب میں زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔میں اپنے معزز ممبر سے کہوں گا کہ اگر وہ اس حوالے سے کسی قسم کی مشکل محسوس کریں تو براہ راست مجھ سے رابطہ کریں۔انشاء اللہ ان کو accommodate کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر578 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*578: جناب اعجاز خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان ملازمین میں سے کن کن کے خلاف 13۔2012 میں کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے؟

(ج) کن کن ملازمین کے خلاف ناجائز پراپرٹی ٹیکس ڈالنے کی شکایات ہیں؟

(د) اس وقت پراپرٹی ٹیکس کے کتنے لوگ نادہندہ ہیں، 50ہزار اور زائد کے نادہندگان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

(ہ) سال2012-13 کے دوران اس ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں92 ملازمین پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیلات "Annexure "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان ملازمین میں سے دو انسپکٹران مسعود احمد مشتاق کے خلاف آرڈر نمبر 2428 اور 2427 دونوں مورخہ 2012-11-14 بابت پراپرٹی ٹیکس ریکارڈ میں بے قاعدگیوں کی بنیاد پر محکمانہ کارروائی کی گئی اور آرڈر نمبر 236 اور 237 دونوں مورخہ 2013-06-22 کے تحت تین سالانہ ترقیاں اور ایک سالانہ ترقی بند کی گئی۔ دوسرے انسپکٹر احسان خان کے خلاف آرڈر نمبر 627 مورخہ 2013-05-17 کے تحت پراپرٹی ٹیکس ریکارڈ میں بے قاعدگی پر محکمانہ کارروائی کی گئی اور آرڈر نمبر 697 مورخہ 2013-06-14 کو ایک باقاعدہ انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جس کی رپورٹ آنی ہے۔

(ج) دو ملازمین مسعود احمد مشتاق اور احسان سدوزئی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر کے خلاف ناجائز پراپرٹی ٹیکس کی شکایت ملی ہے جس پر محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(د) ضلع ملتان میں پراپرٹی ٹیکس نادہندہ تعداد میں 1275 ہیں جبکہ 50ہزار سے اوپر کا کوئی نادہندہ موجود نہ ہے۔

(ہ) سال2012-13 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/89,69,14,887 روپے کی وصولی ہوئی جو کہ ٹارگٹ کا102 فیصد بنتی ہے اور پچھلے مالی سال کے مقابلے میں -/2,23,00,844 روپے زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ ٹارگٹ برائے سال2012-13 مبلغ 87,68,83,910 روپے تھا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس کے ریکارڈ میں جو بے قاعدگی کی گئی ہے اس سے حکومت کو کتنا نقصان ہوا ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! دو ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اس میں مسعود احمد مشتاق، انسپکٹر کے خلاف دو inquiries تھیں اور اس کی رپورٹ

میرے پاس ہے۔انہوں نے property tax میں غلط assessments کی ہوئی تھیں جن علاقوں میں غلط assessments کی گئی تھیں ان کو محکمہ نے ٹھیک کر لیا ہے۔ان میں سے ایک افسر کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اس کی تین سالانہ ترقیاں روکی گئیں اور دوسرے کو major penalty دیتے ہوئے اس کی تین سال کی سروس ضبط کر لی گئی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!اس جواب میں کوئی ایسی نشاندہی نہیں کی گئی کہ غلط assessments کرنے سے tax کے کتنے پیسے غائب ہوئے ہیں؟ایک بندے کی صرف تین ترقیاں روک دی گئیں اور یہ کوئی penalty نہیں ہے۔یہ معلوم نہیں کیا گیا کہ وہ حکومت کا کتنا نقصان کر گیا ہے۔ایسے لوگوں کے خلاف strict action نہ لینے کی وجہ سے ہی مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔میرے خیال میں صرف تین ترقیاں روکنا اور اس آدمی کو پھر اسی point پر تعینات رہنے دینا تو کوئی سزا نہیں ہے۔اس بندے کو اس جگہ سے کیوں نہیں ہٹایا گیا؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!میں نے عرض کیا ہے کہ میرے پاس اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ڈاکٹر صاحب دیکھنا چاہیں تو میں ان کو دکھا سکتا ہوں اور اگر آپ حکم دیں تو میں ایک ایک کر کے پڑھ دیتا ہوں لیکن یہ کافی لمبی تفصیل ہے۔انہوں نے جہاں پر غلط assessments کی تھیں وہاں سے بعد میں محکمہ نے اصل recoveries کر لیں ہیں۔میرے پاس یہ تفصیل بھی موجود ہے کہ غلط assessments کر کے وہ محکمہ کو کتنا نقصان پہنچانا چاہ رہے تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب پوچھ رہے ہیں کہ اس غلط assessments کی وجہ سے محکمہ کا کوئی مالی نقصان ہوا ہے یا نہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!as such مالی نقصان نہیں ہوا، چونکہ ہمارے سامنے ایک چیز آ گئی اگر یہ point out نہ ہوتا تو پھر محکمہ کا نقصان تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا ان آدمیوں کو وہاں سے ہٹایا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!ان کے جو existing circles تھے، جہاں سے ان کی شکایت آئی تھی وہاں سے ان کو ہٹا دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: کیا ان ملازمین کو یہی ذمہ داری کہیں اور دے دی گئی ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمانہ کارروائی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے اور اس میں پورا procedure adopt کیا جاتا ہے۔ میرے پاس ان کی detailed inquiry reports ہیں۔ محکمہ کے افسران پر مشتمل کمیٹی بنی اور ڈائریکٹر ملتان نے inquiry کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ کی طرف سے زیادہ سے زیادہ سزا removal farm service ہے۔ ان ملازمین کے خلاف اتنی penalty نہیں بنتی تھی۔ محکمہ کی جانب سے یہ کیا گیا کہ ان کو اس جگہ سے ہٹا دیا گیا اور اس کے علاوہ ایک کی سالانہ ترقیاں روک لی گئیں اور دوسرے ملازم کی تین سال کی سروس ضبط کر لی گئی جو کہ کسی بھی سرکاری افسر کے لئے ایک major penalty ہوتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) کے اندر بتایا گیا ہے کہ "ضلع ملتان میں پراپرٹی ٹیکس نادہندہ کی تعداد 1275 ہے ان سے ٹیکس کی وصولی کب کی جائے گی؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس ادا نہ کرنے والوں کو notices بھیج دیئے جاتے ہیں۔ یہ سوال پچھلے مالی سال کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ ان 1275 پراپرٹی نادہندہ میں سے پچھلے پانچ ماہ میں اب تک تقریباً 385 لوگ پراپرٹی ٹیکس ادا کر چکے ہیں اور ابھی 890 لوگوں کے cases pending ہیں۔ ان کے پاس اپنی payment کرنے کے لئے پورا سال ہوتا ہے۔ پہلے ان کو محکمہ کی طرف سے notices بھیجے جاتے ہیں اور اس کے بعد اگر پھر بھی کوئی آدمی پراپرٹی ٹیکس ادا نہیں کرتا تو محکمہ اس کی پراپرٹی کو seal کر دیتا ہے اور وہ تب تک seal رہتی ہے جب تک کہ پراپرٹی کا مالک اپنا ٹیکس ادا نہیں کر دیتا۔ انشاء اللہ اگلے مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے ان سے پراپرٹی ٹیکس وصول کر لیا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: منسٹر صاحب نے finally ایک تاریخ دے دی ہے کہ ایک سال کے اندر اندر before the next tax year start یہ 1275 نادہندہ لوگوں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: امید تو یہی ہے۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بالکل میں ڈاکٹر صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو 1275 نادہندہ ہیں ان سے ہم انشاءاللہ recovery کر لیں گے اور اس میں further ہمارے پاس tax defaulter کے لئے ہماری ایکسائز کی جیلیں بھی ہوتی ہیں اگر وہ

property seal کرنے پر بھی ہمارا ٹیکس نہیں ادا کرتا تو ہم ان کو وہاں پر بھی ڈال سکتے ہیں۔ اس وقت percentage of recovery اتنی بُری نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ next financial year آنے سے پہلے پہلے ہم یہ recoveries کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ہ) کے اندر بتایا گیا ہے کہ 2012-13 کے اندر 89 کروڑ 69 لاکھ 14 ہزار روپیہ وصول کیا ہے۔ اس کا کوئی documentary proof ہے کہ ہم نے یہ روپیہ وصول کیا ہے جبکہ میرے علم میں ہے کہ یہ سراسر untrue ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کے affairs شاید ہوا میں چلتے ہیں تو عرض ہے کہ یہ ہمارا major tax collecting department ہے جو totally computerized ہے۔ ہمارے پاس ہر چیز کا ریکارڈ موجود ہے اگر معزز ممبر یہ ریکارڈ دیکھنا چاہیں تو اس کی ایک ایک چیز کی پوری detail مل سکتی ہے۔ Tax collection کا monthly, quarterly اور پھر yearly review کا بھی ہمارا پورا database بنا ہوا ہے اُس کے مطابق ہمارے پاس تمام ریکارڈ موجود ہے۔ اگر یہ پیسے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع ہی نہیں ہوئے تو پھر ہم یہاں پر کیسے figures دے سکتے ہیں۔ اس کے banks accounts اور ہر چیز سامنے ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر کوئی amount بنک اکاؤنٹ میں جاتی ہے تو ہمیں نہیں پتا لگتا کہ وہ amount کدھر گئی ہے مگر میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اس کی statement ہمیں دے دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جس وقت مرضی اس کی statement لے سکتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہاں پر ابھی میرے محکمہ کے لوگ بیٹھے ہیں۔ میں اُن سے کہوں گا اور آج ہی ہم اس کی statement ان کو مہیا کر دیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ب) میں احسان خان، انسپکٹر کے متعلق لکھا ہے کہ 14-06-2013 کو اُس کے خلاف محکمانہ انکوائری شروع کی گئی۔ 2013 ختم ہو گیا انہوں نے لکھا ہے کہ رپورٹ آنی ہے۔ اگر رپورٹ آنی ہے تو وہ رپورٹ کب تک مکمل ہو گی کیونکہ سات مہینے تو گزر گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب جب یہاں بھیجا گیا تھا تو اُس وقت تک انکوائری رپورٹ نہیں آئی تھی۔ 14-06-2013 کے تحت property tax میں بے قاعدگی پر محکمانہ کارروائی کا آغاز کیا گیا اور فائنل آرڈر نمبر 1097 کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے۔ 25-11-2013 کے تحت میں نے ابھی پچھلے جز میں ڈاکٹر مراد راس صاحب کو بھی اس کا جواب دیا کہ اُس کو major penalty دی ہے اور اُس کی تین سال کی سروس ضبط کر لی گئی ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! انسپکٹر مسعود احمد مشتاق اور انسپکٹر احسان سدوزئی دونوں کو ایک ہی سزا دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ جواب جو اسمبلی میں پرنٹ ہوا ہے اُس میں بھی لکھا ہوا ہے کہ مسعود احمد مشتاق کی تین سالانہ ترقیاں اور احسان سدوزئی کی تین سال کی سروس ضبط کی گئی ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! انہوں نے ستمبر میں بتایا ہے کہ ابھی رپورٹ آنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمیں یہ جواب 9۔ستمبر 2013 کو موصول ہوا تھا۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! 9۔ستمبر 2013 کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ابھی رپورٹ آنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تب رپورٹ آنی تھی۔ اب وہ رپورٹ آ گئی ہے تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! اُس جواب میں ہی انہوں نے اُن دونوں انسپکٹروں کی سزا ابتدائی تھی جب اُن کو پتا تھا تو پھر انہوں نے اُس میں کیوں لکھا ہے کہ ابھی رپورٹ آنی ہے؟ انہوں نے لکھا ہے کہ اس سزا کے علاوہ باقاعدہ کارروائی شروع ہے جس کی رپورٹ آنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔2013-06-14 کو ایک باقاعدہ انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی۔یہاں پر جو جواب آیا ہے وہ ہم نے 9۔ستمبر کو بھیجا تھا اُس میں یہ لکھا گیا ہے کہ اس کی رپورٹ آنی ہے اور اس وقت وہ رپورٹ میرے پاس موجود ہے۔فائنل انکوائری کی رپورٹ 25۔نومبر کو ہمارے پاس آ گئی تھی اگر معزز ممبر کو اس کی کاپی چاہئے تو وہ مجھ سے لے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بلوچ صاحب! منسٹر صاحب کے پاس پوری رپورٹ آ گئی ہے۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 841 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

841*: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر ضلع فیصل آباد کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، نام، عہدہ، گریڈ وار بیان کریں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے اس دفتر میں تعینات ہیں کیا حکومت ایسے ملازمین جو عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ تعینات ہیں ان ملازمین کی ٹرانسفر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) مذکورہ دفتر میں اس وقت ملازمین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) مذکورہ ضلع میں اس وقت کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کے خلاف کرپشن کی بناء پر محکمانہ کارروائی کی گئی، ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں اور ان ملازمین کو کوئی جرمانہ یا سزا ہوئی تو ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) فیصل آباد کے دفتر میں کل 9 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل حسب ذیل ہے:

تفصیل ریگولر ملازمین

نام ملازم	عہدہ	گریڈ
1۔فخر اقبال احمد شیخ	ڈپٹی ایڈمنسٹریٹرز کوٰۃ(ایم اینڈ ای) فیصل آباد	BS-18
2۔فوزیہ فخر	اسسٹنٹ	BS-14
3۔نوید افضل	جونیئر کلرک	BS-07
4۔علی حیدر	نائب قاصد	BS-01
5۔سجاد حیدر	چوکیدار	BS-01

مذکورہ سٹاف کے علاوہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فیصل آباد کے ساتھ زکوٰۃ پیڈ سٹاف کا مندرجہ ذیل عملہ تین سال معاہدہ ملازمت پر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے اس سٹاف کو تنخواہ مقررہ شرح سے زکوٰۃ فنڈ سے ادا کی جاتی ہے۔

تفصیل زکوٰۃ پیڈ سٹاف

نام	عہدہ
1۔محمد کاشف رفیق	آڈٹ آفیسر
2۔محمد کاشف	آڈیٹر
3۔اسد عباس	آڈیٹر
4۔محمد ذیشان	جونیئر کلرک

(ب) عرصہ تین سال سے اس دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد چار ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حکومت پنجاب کی The Punjab Civil Servants (Appointment & Conditions of Service) Rules,1974 کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت نچلے درجے کے ملازمین کی دور دراز اضلاع میں تعیناتی سے اجتناب کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔حکومت ایسے ملازمین کی فی الحال ٹرانسفر کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی البتہ ان کے خلاف شکایت یا کسی بے ضابطگی کی صورت میں ٹرانسفر کے علاوہ قواعد کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

نام ملازم	عہدہ
1۔فخر اقبال احمد شیخ	ڈپٹی ایڈمنسٹریٹرز کوٰۃ فیصل آباد
2۔فوزیہ فخر	اسسٹنٹ
3۔نوید افضل	جونیئر کلرک
4۔سجاد حیدر	چوکیدار

حکومت پنجاب کے متذکرہ رولز کے تحت دو سال کے عرصہ میں ریٹائر ہونے والے ملازمین کو ان کے رہائشی اضلاع یا نزدیکی ضلع میں تعینات کیا جائے گا چونکہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر

زکوٰۃ فیصل آباد مورخہ 7۔اپریل 2014 کو سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو رہے ہیں لہذا ان کی تعیناتی فیصل آباد میں ہی رہے گی۔

(ج) مذکورہ دفتر میں اس وقت صرف ڈرائیور کی اسامی خالی ہے جو حکومت کی طرف سے نئی بھرتی پر پابندی ہونے کی وجہ سے خالی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کی 33 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں زکوٰۃ کی رقم کی خُورد بُرد میں پانچ فیلڈ زکوٰۃ کلرکس اور ایک آڈیٹر ملوث پائے گئے ہیں جن کو متعلقہ مجاز اتھارٹی یعنی ضلع کمیٹی فیصل آباد نے نوکری سے برطرف کر دیا ہے۔ ان ملازمین کے نام اور عہدہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	مظہر حسین ولد محمد بشیر	فیلڈ زکوٰۃ کلرک
2۔	محمد عبداللہ ولد حسن محمد	۔ایضاً۔
3۔	محمد ارشد ولد محمد یوسف	۔ایضاً۔
4۔	ظفر اقبال ولد جہاں خان	۔ایضاً۔
5۔	غلام رسول ولد رحمت علی	۔ایضاً۔
6۔	زاہد سعید ولد محمد رشید	آڈیٹر

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں دیئے گئے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خرم شہزاد صاحب!

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ 1974 کے ایکٹ کے تحت چار ورکرز کو ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔ بتایا جائے کہ اُن ورکرز کا تعلق کن اضلاع سے تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اُن کا تعلق فیصل آباد سے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: گاڑیوں کی رجسٹریشن وآمدنی کی تفصیلات

*738: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیرآبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن کو سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن میں کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) مذکورہ بالاعرصہ کے دوران اس ضلع میں کتنے اخراجات کن کن مدات میں ہوئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران اہلکاران وافسران نے محکمہ کی آمدنی بڑھانے کے لئے کیاکیااقدامات اٹھائےاوران اقدامات سے آمدنی میں کتنااضافہ ہوا، تفصیل سے ایوان کوآگاہ کیاجائے؟

وزیرخزانہ /آبکاری ومحصولات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع پاکپتن میں سال12۔2011میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی مد میں مبلغ 2,77,80,688/۔روپے کی آمدنی ہوئی جبکہ سال13۔2012میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی مدمیں آمدن3,50,76,959روپے تھی۔

(ب) سال12۔2011میں ضلع پاکپتن میں مختلف مدات میں اخراجات پر کل۔/80,39,616 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل اخراجات جھنڈی(الف)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔اسی طرح سال13۔2012میں کل۔/82,69,929روپے خرچ ہوئے تفصیل اخراجات جھنڈی(ب)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ کے اہلکاروں وافسران نے محکمہ کی آمدنی بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے:

(1) روزانہ گاڑیوں کی چیکنگ کا عمل مسلسل جاری رکھا۔

(2) پورے ضلع میں ہفتہ میں ایک بارجنرل ہولڈاپ کرکے ٹوکن اکٹھاکرنا۔

(3) ٹوکن کی وصولی کو بڑھانے کے لئے فلیکس تیارکرواکے ضلع کے اہم مقامات پرآویزاں کئے تاکہ لوگوں کوٹوکن ٹیکس کی ادائیگی کاشعور حاصل ہو۔

(4) پمفلٹ چھپوائے گئےاور مختلف مقامات اڈوں اورپبلک جگہوں پر تقسیم کئے گئے تاکہ وصولی کو زیادہ سے زیادہ کیاجاسکے۔

(5) پراپرٹی ٹیکس کے نادہندگان سے ٹیکس وصولی کے لئے جائیدادوں کی تالہ بندی کرنا۔

ان اقدامات سے ضلع پاکپتن کی ٹیکس وصولی میں سال12۔2011اورسال13۔2012کا تقابلی جائزہ جھنڈی(ج)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ وہ اخراجات کہاں کہاں اور کس کس مد میں کئے گئے ہیں ان میں سے مجھے صرف ایک چیز کی سمجھ نہیں آسکی۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ 65ہزار روپیہ others میں لگایا گیا ہے مجھے اس کی ذرا وضاحت کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ miscellaneous expenses ہوتے ہیں جن میں دفاتر کے چھوٹے چھوٹے خرچے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی جگہ کوئی فوٹو کاپیاں کرائی گئی ہوں، کسی جگہ پر ball points خریدے گئے ہوں یا کوئی چھوٹے چھوٹے خرچے کئے گئے ہوں۔ یہ سب صرف ہمارے محکمہ میں نہیں ہے بلکہ ہر جگہ چاہے وہ public sector organizations ہو یا private sector organizations ہو جو چھوٹی چھوٹی details ہوتی ہیں ان کو miscellaneous expense کر کے show کیا جاتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں فرمایا گیا ہے کہ محکمہ کے اہلکار اور افسران پراپرٹی ٹیکس کے نادہندگان سے ٹیکس کی وصولی کے لئے جائیدادوں کی تالا بندی کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس تالابندی سے محکمہ کو کتنے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہاں ممبران بول رہے تھے، مجھے ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی، میں گزارش کروں گا کہ یہ اپنا سوال دُہرا دیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ کے ذمہ تالابندی بھی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹیکس نادہندگان سے ٹیکس وصولی کے لئے جائیدادوں کی تالا بندی کی جاتی ہے۔ یہ فرمائیں گے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی جائیدادوں کی تالابندی کی گئی، اس میں کتنی پیشرفت ہوئی اور کیا محکمہ کو تالابندی کرنے سے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جو پوچھا تھا اس کے مطابق جواب دیا گیا ہے۔ یہ نیا سوال بنتا ہے کیونکہ اس کی پوری تفصیلات ہوتی ہیں۔ میں نے ابھی پچھلے سوال میں بھی یہ چیز بتائی ہے کہ محکمہ نادہندگان کی جائیداد seal کرتا ہے۔ اس حوالے سے اسے تالابندی کہا جاتا ہے۔ اگر یہ نیا سوال کریں گے تو اس کی details ان کو مل جائیں گی بلکہ میں پورے پنجاب کی details دے دوں گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! مجھے صرف پاکپتن کی detail چاہئے کہ وہاں تالابندی کتنی جائیدادوں کی ہوئی اور اس سے کتنا فائدہ ہوا؟

وزیر خزانہ/آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ پاکپتن کے حوالے سے پوری detail لے کر جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کو دے دیں۔

وزیر خزانہ/آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 842 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*842: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ و عشر ضلع فیصل آباد کو مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کل کتنا فنڈز فراہم کیا گیا اور یہ فنڈ کس کس مد میں فراہم کیا گیا، سال وار علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ فنڈ سے کتنا فنڈز مستحقین زکوٰۃ تقسیم کیا گیا اور کتنا فنڈ ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ دفتر میں کتنی گاڑیاں ہیں اور کن کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم گاڑیوں کی مرمت اور کتنی ڈیزل پر خرچ ہوئی، تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ ضلع فیصل آباد کو زکوٰۃ فنڈ سے مستحقین میں تقسیم کے لئے کوئی فنڈز فراہم نہیں کئے جاتے البتہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو مستحقین میں تقسیم کے لئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران بالترتیب

مبلغ 16 کروڑ 41 لاکھ 32 ہزار 296 روپے اور مبلغ 25 کروڑ 58 لاکھ 68 ہزار 436 روپے موصول ہوئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	2011-12	2012-13
1	گزارہ الاؤنس	5 کروڑ 94 لاکھ 94 ہزار 552 روپے	10 کروڑ 96 لاکھ 50 ہزار 029 روپے
2	عید الاؤنس	0	1 کروڑ 50 لاکھ 61 ہزار 751 روپے
3	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	0	1 کروڑ 17 لاکھ 99 ہزار 950 روپے
4	تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 78 لاکھ 48 ہزار 403 روپے	1 کروڑ 64 لاکھ 47 ہزار 508 روپے
5	دینی مدارس	79 لاکھ 32 ہزار 606 روپے	73 لاکھ 10 ہزار 010 روپے
6	ہیلتھ کیئر	59 لاکھ 49 ہزار 493 روپے	54 لاکھ 82 ہزار 492 روپے
7	شادی گرانٹ	79 لاکھ 32 ہزار 606 روپے	73 لاکھ 09 ہزار 996 روپے
8	تعلیمی وظائف (فنی)	4 کروڑ 80 لاکھ 50 ہزار 436 روپے	6 کروڑ 58 لاکھ 82 ہزار 500 روپے
9	تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	1 کروڑ 68 لاکھ 39 ہزار 600 روپے	1 کروڑ 68 لاکھ 39 ہزار 600 روپے
10	ڈیلی الاؤنس ڈویژنل آڈٹ سٹاف	84 ہزار 600 روپے	84 ہزار 600 روپے
	میزان	16 کروڑ 41 لاکھ 32 ہزار 296 روپے	25 کروڑ 58 لاکھ 68 ہزار 436 روپے

(ب) مذکورہ فنڈز سے مستحقین زکوٰۃ میں مالی سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران بالترتیب 14 کروڑ 23 لاکھ 31 ہزار 272 روپے اور 23 کروڑ 55 لاکھ 36 ہزار 648 روپے تقسیم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	2011-12	2012-13
1	گزارہ الاؤنس	5 کروڑ 94 لاکھ 94 ہزار 500 روپے	10 کروڑ 89 لاکھ 91 ہزار 106 روپے
2	عید الاؤنس	0	1 کروڑ 44 لاکھ 58 ہزار 500 روپے
3	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	0	1 کروڑ 17 لاکھ 22 ہزار 646 روپے
4	تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 35 لاکھ 88 ہزار 272 روپے	1 کروڑ 62 لاکھ 70 ہزار 476 روپے
5	دینی مدارس	79 لاکھ 32 ہزار 600 روپے	73 لاکھ 08 ہزار 900 روپے
6	ہیلتھ کیئر	53 لاکھ 38 ہزار 400 روپے	48 لاکھ 62 ہزار 520 روپے
7	شادی گرانٹ	79 لاکھ 30 ہزار روپے	60 لاکھ 40 ہزار روپے
8	تعلیمی وظائف (فنی)	4 کروڑ 80 لاکھ 47 ہزار 500 روپے	6 کروڑ 58 لاکھ 82 ہزار 500 روپے
9	میزان	14 کروڑ 23 لاکھ 31 ہزار 272 روپے	23 کروڑ 55 لاکھ 36 ہزار 648 روپے

زکوٰۃ فنڈ سے ڈویژنل آڈٹ سٹاف کو سال 2011-12 کے دوران مبلغ 43 ہزار 120 روپے اور سال 2012-13 میں مبلغ 50 ہزار 140 روپے بطور ٹی اے / ڈی اے ادا کئے گئے۔

(ج) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ فیصل آباد کے دفتر میں کوئی سرکاری گاڑی ہے اور نہ ہی ہر دو سالوں میں کوئی رقم گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / سی این جی پر خرچ کی گئی جبکہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کے زیر استعمال صرف ایک گاڑی ہے جس کی مرمت اور پٹرول / سی این جی پر

گورنمنٹ بجٹ سے سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران خرچ کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	2011-12	2012-13
گاڑی کی مرمت	41ہزار940روپے	35ہزار936روپے
پٹرول / سی این جی	1لاکھ20ہزار266روپے	1لاکھ15ہزار254روپے

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں دیئے گئے جواب سے مطمئن ہوں لیکن ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ پھر مطمئن تو نہ ہوئیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! جہیز فنڈ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ کم ہے۔ منسٹر صاحب! کیا جہیز فنڈ کو بڑھانے کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ محکمہ اب صوبوں کے پاس آ چکا ہے۔ اس وقت تک جو پالیسیاں چل رہی ہیں یا جو رقوم رکھی گئی ہیں وہ اسی طریقے سے رکھی گئی ہیں جس طرح وفاقی حکومت اسے چلا رہی تھی۔ ہماری حکومت کے پچھلے دور میں ایک نیا بل تیار ہو چکا ہے جو Cabinet Committee کو پیش کیا جا رہا ہے۔ ایلکشن کی وجہ سے وہ delay ہو گیا تھا اور انشاء اللہ اگلے اسمبلی اجلاس میں وہ بل پیش کر دیا جائے گا۔ وہ فائنل ہو چکا ہے۔ یہ رقم بہت کم ہے جو دس ہزار روپیہ جہیز فنڈ کے سلسلہ میں کسی کو دیا جاتا ہے۔ اس بل کے پاس ہونے کے بعد ہمارے پاس یہ گنجائش ہو گی کہ ہم اس کو بڑھا سکیں لیکن اس میں collection پر انحصار ہے اور کس طرح ہم نے اس کو تقسیم کرنا ہے۔ یہ بات بھی حقیقت ہے کہ یہ رقم بہت تھوڑی ہے اس کو ہم بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبہ بھر میں جو زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں وہ اس وقت operational نہیں ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! پارلیمانی سیکرٹریز چونکہ کل بن چکے ہیں آپ جس سیٹ پر کھڑے ہیں یہ پارلیمانی سیکرٹریز کی سیٹیں ہیں۔آپ پیچھے چلے جائیں کیونکہ آپ رولز کے مطابق یہاں سے بات نہیں کر سکتے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! مجھے یہ پتا نہیں تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ اعجاز احمد ممبران کی نشستوں پر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: یہ وقوعہ کل ہوا ہے۔اب آپ تسلی سے اپنا سوال کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! مجھے آج بڑی دلی مسرت ہو رہی ہے کہ مجتبیٰ شجاع الرحمن صاحب ایوان میں تشریف لائے ہیں۔ میں نے انہیں بڑے ٹیلیفون بھی کئے اور بڑے پیار بھرے سرنامے بھی بھجوائے۔ میں اب ان کی نذر یہ شعر کرنا چاہتا ہوں کہ

نامہ بر تُو ہی بتا تُو نے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کے جواب آتے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں ہماری جو زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں وہ اس وقت operational نہ ہیں جس کی وجہ سے جو لوگ زکوٰۃ کے حقدار ہیں انہیں بہت مشکلات درپیش ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہ بتادیں کہ کب تک یہ کمیٹیاں معرض وجود میں آجائیں گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی معلومات تھوڑی کمزور ہیں۔ ابھی تک کمیٹیاں فعال ہیں ان کو extension دے دی گئی تھی۔ میرے فاضل دوست پہلے نہیں تھے تو میں نے اس وقت بھی اس بات کا جواب دیا تھا کہ 30۔دسمبر تک یہ کمیٹیاں جو اس وقت موجود ہیں وہ کام کریں گی۔ 30۔دسمبر کے بعد ہمیں نئی کمیٹیوں کی ضرورت ہوگی جس کے لئے ہم نے پہلے ہی process شروع کر دیا ہے لیکن اس وقت یہ کمیٹیاں فعال ہیں اور اپنا کام کر رہی ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یعنی 30۔دسمبر تک یہی کمیٹیاں کام کریں گی اور اس کے بعد کتنی دیر میں نئی کمیٹیوں کے الیکشن کرائے جائیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! 30۔دسمبر تک یہی کمیٹیاں کام کریں گی اور اس کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر یہ کمیٹیاں مکمل ہو جائیں گی۔ یہ بہت بڑا setup ہوتا ہے اس میں تقریباً

24700 کیٹیاں پنجاب میں بنی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بہت بڑا process ہے لیکن ہمارا target یہی ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر یعنی جنوری میں اس کام کو مکمل کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1189 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*1189: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان ملازمین میں سے کن کن کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے؟

(ج) کن کن ملازمین کے خلاف پراپرٹی ٹیکس کی زیادہ وصولی یا ناجائز پراپرٹی ٹیکس ڈالنے کی شکایات ہیں؟

وزیر خزانہ/آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع جہلم میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کل 19 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی بھی ملازم کے خلاف کسی بھی قسم کی کوئی محکمانہ کارروائی نہ ہو رہی ہے۔

(ج) کسی بھی ملازم کے خلاف پراپرٹی ٹیکس کی زیادہ وصولی یا ناجائز پراپرٹی ٹیکس ڈالنے کی کوئی شکایت نہ ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال محترم منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ اس محکمہ میں اکثریہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی پراپرٹی پر تالے لگا دیئے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کسی کی جائیداد پر

جب تالالگتا ہے تو محکمہ کس وجہ سے یہ تالا لگاتا ہے،اس کا جواز کیا ہوتا ہے،اس کی منظوری کون دیتا ہے اور پھر جب یہ تالا کھولا جاتا ہے تو اس کا criteria کیا ہوتا ہے اور اس کا mechanism مجھے سمجھادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!یہ ضمنی سوال بنتا نہیں لیکن میں پھر بھی ان کو details دے دیتا ہوں۔جب مالی سال شروع ہوتا ہے تو لوگوں نے اپنا پراپرٹی ٹیکس جمع کرانا ہوتا ہے۔پہلے تین ماہ میں جو لوگ اپنا پراپرٹی ٹیکس جمع کراتے ہیں تو انہیں چھوٹ دی جاتی ہے۔اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنا ٹیکس جمع نہیں کراتے ان کو ہم نوٹس بھیجتے ہیں۔میرے خیال میں صرف ہمارے ٹیکس میں نہیں overall ہمارے یہاں ٹیکس سسٹم میں ہر جگہ problem ہے کہ لوگ اپنا ٹیکس properly on time جمع نہیں کراتے۔اس میں پھر یہ ہوتا ہے کہ ہم نوٹس بھیجتے ہیں، ہم تین نوٹس بھیج لیتے ہیں تو ان کے بعد ہم ان کو red notice بھیجتے ہیں کہ اگر اب آپ finally ہمارا یہ ٹیکس جمع نہیں کرائیں گے تو ہم آپ کی پراپرٹی کو seal کریں گے بلکہ ہم further کارروائی بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔محکمے کے پاس یہ پورا اختیار ہے کہ ہم اُن لوگوں کی پراپرٹی seal کر سکتے ہیں اور جب ہم پراپرٹی seal کرتے ہیں تو اس کے بعد وہ seal تب ہی کھلتی ہے جب اس کی جانب سے واجب الادا ٹیکس مل جاتا ہے لیکن defaulter کے لئے minimum ہم نے یہی رکھا ہوا ہے کہ اگر وہ پورا ٹیکس ادا نہیں کر سکتا تو وہ ہمیں واجب الادا ٹیکس کا پچیس سے تیس فیصد ادا کرے اور باقی تمام installments کے اسی financial year کے cheques دے دے تو ہم اس کی کمرشل یا رہائشی پراپرٹی کو de-seal کر دیتے ہیں۔اگر محکمانہ کارروائی میں کوئی شخص یا مالک کسی قسم کی hindrance کرتا ہے جس کی پراپرٹی کو ہم تالابندی کرتے ہیں تو further ہم اس کے خلاف کارروائی پولیس کے ساتھ مل کر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ ہماری ایکسائز کی پولیس کے پاس بھی اختیارات ہیں اور جیل بھی ہے جہاں پر ہم ایسے لوگوں کو بند بھی کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!سوال نمبر1471 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: زکوٰۃ کی تقسیم میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1471: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال2008 تا سال2012 میں چک کھولے اور چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے لوگوں میں زکوٰۃ کی رقم کس کس مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں تقسیم کی گئی زکوٰۃ کی رقم کی تفصیل بتائی جائے کن لوگوں میں یہ رقم تقسیم ہوئی ان کے نام، ولدیت وپتاجات اور رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں صرف من پسند لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کی گئی مستحق لوگوں کو زکوٰۃ نہ دی گئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مستحق لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم نہ کرنے کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ سال09۔2008تا13۔2012 مقامی زکوٰۃ کمیٹی چک کھولے مرید کے اور چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں گزارہ الاؤنس کی مد میں بالترتیب11اور21 مستحقین میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کی گئی۔

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران دونوں چکوک کے جن مستحقین میں زکوٰۃ کی تقسیم کی گئی ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور تقسیم کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کیونکہ زکوٰۃ حاصل کرنے کے لئے مستحق زکوٰۃ ہونا لازمی ہے جس کے استحقاق کا تعین قانون کے تحت اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی کمیٹی کرتی ہے لہذا ان مستحقین کو متعلقہ مقامی کمیٹیوں نے استحقاق کا تعین کرنے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کی۔

(د) وضاحت جز(ج) میں پیش کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بنیادی طور پر اس کے annexure-1 کے اندر مستحقین کے نام اور پتاجات کی details دی گئی ہیں۔ میرے اس حوالے سے دو چھوٹے چھوٹے سوال ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے note میں لکھا ہوا ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی نے گزارہ الاؤنس کی مد میں مبلغ 7500 روپے مستحقین میں تقسیم نہ کئے ہیں جس کی وزیر صاحب ذرا وضاحت کر دیں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے اندر تین خواتین کو سال 12-2011 میں تین تین ہزار روپے ملے ہیں جن کے اگر آپ کہتے ہیں تو میں نام بھی پڑھ دیتا ہوں جبکہ 13-2012 میں پانچ پانچ سو روپے ملے ہیں۔ اس پر بھی میں چاہوں گا کہ ایک سال میں اگر تین ہزار روپے ہیں تو دوسرے سال پانچ سو روپے کیوں ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): اِن کے نام پڑھ دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جی، میں ان کے نام پڑھ دیتا ہوں۔ سیریل نمبر 14 میں عزیز فاطمہ دختر فلک شیر، زینب بی بی بیوہ محمد جعفر اور محمد امیر ولد غلام محمد تین لوگ ہیں جن کو سال 12-2011 میں تین تین ہزار روپے جبکہ 13-2012 میں پانچ پانچ سو روپے ملے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر صاحب criteria کے اوپر بھی روشنی ڈال دیں کہ مستحق ہونے کے لئے کیا eligibility criteria ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں پہلے اِن کو مستحقین کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اِن کو کیسے identify یا nominate کرتے ہیں، چونکہ ہر قصبے اور یونین کونسل کی سطح پر تین تین، چار چار کمیٹیاں بناتے ہیں جس میں نو نو ممبران ہوتے ہیں جو اپنے علاقے پر ہی محدود ہوتے ہیں۔ وہ وہاں سے خود لوگوں کو identify کرتے ہیں جس میں پوری کمیٹی کا consensus ہوتا ہے کہ یہ شخص یا خاتون اس قابل ہے کہ اس کو زکوٰۃ کا فنڈ دیا جائے کیونکہ یہ غریب ہے یا نادار ہے اس لئے اس کو دینا چاہئے۔ دوسرے نمبر پر اس کی acceptance ہونی بہت ضروری ہے کہ جس کو آپ زکوٰۃ دیں تو وہ اس کو accept بھی کرے کیونکہ اسلامی طور پر جب تک کوئی شخص زکوٰۃ کا پیسا accept نہ کرے اُس کو نہیں دیا جا سکتا لہذا totally اس کمیٹی پر ہی انحصار کیا جاتا ہے۔ وہ کمیٹی کے ممبر اپنے محلے، علاقے اور گاؤں میں سے identify کرتے ہیں تب اس پر فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہیں کہ یہ فنڈ ان کو دیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے خواتین کو identify کیا جن کو پانچ پانچ سو روپے دیئے گئے ہیں تو ان کے لئے میں بتانا یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک خاتون کو final کر لیا جائے کہ یہ مستحق ہے تو اسی کو continue کیا جائے بلکہ وہ مستحقین change ہوتے رہتے ہیں۔ کمیٹی کے اوپر یہ depend کرتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ مستحقین وہاں سے shift ہو کر چلے گئے یا کوئی فوت بھی ہو سکتا ہے جن کا زکوٰۃ کا سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ انہوں نے detail پوچھی تھی کہ کن کن لوگوں کو کتنے کتنے پیسے دیئے گئے جن کے حوالے سے ایک ایک شخص اور ایک ایک خاتون کا نام دیا گیا ہے۔ اگر یہ مزید اس کو thrash out کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً میں اس حوالے سے thrash out کر کے ان کو بتا دوں گا کہ اس میں ایسی کوئی بات تو نہیں ہے جو ہم سے اوجھل رہ گئی ہو۔ شکریہ

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک بیوہ عورت کے لئے آپ نے پانچ سو روپیہ ماہانہ رکھا ہے تو اس مہنگائی کے دَور میں کیا یہ رقم کافی ہے اور کیا اس پر نظر ثانی ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ میں شادی کی گرانٹ کا بھی پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ بھی بہت کم ہے۔ اسے بڑھانے کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جواب تو پہلے دے چکے ہیں اور کیا آپ ایوان میں موجود تھیں؟ منسٹر صاحب! یہ پانچ سو روپے کے حوالے سے بتا دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ پانچ سو روپے ماہوار ہے جو تقریباً چھ ہزار روپے سالانہ رقم بنتی ہے۔ یہ ہم دو قسطوں میں تین تین ہزار کر کے دیتے ہیں۔ یقیناً یہ بھی اسی طرح link کرتا ہے جس طرح میں نے پہلے جہیز فنڈ کے بارے میں بات کی تھی کہ اب چونکہ نیا Bill آ رہا ہے جس میں یہ changes آئیں گی اور جب یہ Bill پاس ہو جائے گا تو اس کے بعد یہ تمام فنڈز revise کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ آج سے پندرہ یا اٹھارہ سال پہلے کے جو figures بنائے گئے تھے اس کے مطابق دیئے جا رہے ہیں۔ یقیناً یہ کمی محسوس کی جا رہی ہے انشاء اللہ ہم اس کو revise کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جاوید اختر صاحب!

جناب جاوید اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ عام طور پر کمیٹیاں ہی مستحقین کو identify کرتی ہیں تو دیکھا یہ گیا ہے کہ عام طور پر وہ اپنی ہی بندر بانٹ کر لیتے ہیں اور اس میں کوئی criteria نہیں ہوتا۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس سلسلے میں check and balance کا کوئی سسٹم موجود ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ فنڈ کی صحیح تقسیم کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ وہی بات repeat کر رہے ہیں جو پہلے میرے بھائی نے کی تھی۔ بالکل مستحقین کو دیکھا جاتا ہے اور ان کو identify کیا جاتا ہے۔ جب ان کے نام آتے ہیں تو باقاعدہ وہاں زکوٰۃ کے آفس میں لگایا جاتا ہے تاکہ اگر کسی شخص کو کوئی شبہ ہو یا ان سے زیادہ بڑھ کر کوئی مستحق ہو تو اس کی کوئی identify کر سکے لہذا اس میں کوشش کی جاتی ہے کہ یہ فنڈ کسی غیر مستحق کو نہ چلا جائے لیکن اس کے باوجود اگر ان کے علم میں ایسی کوئی بات ہے تو یقیناً یہ ہمارے لئے بڑی اچھی بات ہو گی کہ ہمیں یہ identify کریں تاکہ ہم اس پر کارروائی کر سکیں اور اگر کہیں یہ غلط کام ہو رہا ہے تو ہم مل کر اس پر کام کر سکتے ہیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ آپ کے پاس ایسا کوئی سسٹم موجود ہے کہ زکوٰۃ صحیح تقسیم کی گئی ہے یا نہیں کی گئی یعنی آپ کس طرح انہیں check کرتے ہیں کہ کمیٹیوں نے زکوٰۃ صحیح تقسیم کی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ بات اپنے فاضل دوست اور ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ cash کسی کو نہیں جاتا بلکہ یہ سارے پیسے بنک میں ہوتے ہیں۔ جب کمیٹیوں کو بھی shift ہوتے ہیں تب بھی بنک میں جاتے ہیں اور جب بنک سے نکلوائے جاتے ہیں تب بھی cross cheque کے ساتھ نکلوائے جاتے ہیں لہذا اس کا سو فیصد ریکارڈ موجود ہوتا ہے جس کو دیکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ تو نیچے والی سطح کی بات کر رہے ہیں بلکہ ہماری ضلع کی ایک زکوٰۃ کمیٹی ہوتی ہے جو اس کو خود monitor کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا internal and external audit بھی ہوتا ہے یعنی دونوں قسم کے audit بھی کرائے جاتے ہیں تاکہ اگر کوئی بے ضابطگی ہے تو اس کو identify کر کے rectify کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

SHEIKH EJAZ AHMED: On her behalf.

SHEIKH ALA-UD-DIN: On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! اب آپ دونوں شیخ صاحبان آ گئے ہیں لہذا آپس میں ہی decide کر لیں۔ کل تو آپ ایک معاملے پر متفق تھے اور ابھی بھی ہو جائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے آپ کہیں گے کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، میرے لئے آپ دونوں محترم ہیں لہذا آپس میں ہی طے کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1511 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: پراپرٹی ٹیکس وصولی کے لئے سروے کروانے کی تفصیلات

*1511: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس وصولی کے لئے پانچ سالہ بنیاد پر سروے کیا جاتا ہے؟

(ب) ضلع لاہور کا سروے برائے پراپرٹی ٹیکس آخری بار کب کیا گیا سروے کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا علاقہ وار تمام تفصیل مع نام آفیسر سروے کنندہ ایوان میں پیش کیا جائے؟

وزیر خزانہ / آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس وصولی کے لئے پانچ سالہ بنیاد پر سروے کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور کا آخری سروے برائے پراپرٹی ٹیکس 2001 میں ہوا تھا، تاہم زون نمبر 12 ریٹنگ ایریا۔ اا لاہور (اندرون شہر) کا آخری سروے 2005 میں ہوا اس لئے لاہور کی مختلف آبادیوں کی درجہ بندی کی گئی اور علاقہ جات میں اس وقت کے ماہانہ کرایہ کی شرح کی بنیاد پر تشخیصی جدول (Valuation Tables) کی مختلف کیٹیگریز تیار کی گئیں۔ جس کے مطابق پراپرٹی ٹیکس لاگو کیا گیا۔ موجودہ سروے اور پنجاب اربن امووایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعات 3,5 اور 5/A اور گورنمنٹ کے وضع کردہ ایکشن پلان کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ تشخیصی جدول (Valuation Table) اور سروے کنندہ آفیسران کے نام جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ ضلع لاہور کا آخری سروے برائے پراپرٹی ٹیکس 2001 میں ہوا تھا تاہم زون نمبر 12 ریٹنگ ایریا۔I لاہور (اندرون شہر) کا آخری سروے 2005 میں ہوا۔

جناب سپیکر! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات درست ہے کہ پراپرٹی کا سروے ہر پانچ سال بعد کیا جاتا ہے تو اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر سروے ہر پانچ سال بعد کیا جاتا تھا یا کیا جا رہا ہے تو 2005 میں اندرون شہر کا سروے کروایا گیا، اس کے بعد اب تک کیوں نہیں کروایا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ/آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پراپرٹی کا سروے تین سے پانچ سال بعد کروایا جاتا ہے لیکن معزز ممبر کی اطلاع کے لئے میں عرض کر دوں کہ ہم نے 2001 کے بعد پراپرٹی ٹیکس کا دوبارہ سروے کروالیا ہے مگر اس کا نیا evaluation table ابھی تک لاگو نہیں کیا گیا۔ میں معزز ایوان کو بتا دوں کہ اس وقت جو پراپرٹی ٹیکس وصول کر رہے ہیں وہ 2001 کے rate کے مطابق ہے۔ یہاں پر اس جواب میں خاص طور پر بتایا گیا ہے کہ زون 12 کا 1، rating area جو اندرون شہر کا چونکہ گزشتہ سروے بھی late ہوا تھا، اور سروے پانچ سال بعد کرنا ہوتا ہے تو چونکہ اس کا گزشتہ سروے 2000 میں ہوا تھا تو 2005 میں اس rating area کے پانچ سال پورے ہوئے تو اس rating area کا نیا سروے کر کے نیا evaluation table دے دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ پراپرٹی سروے کے متعلق کہا گیا کہ ہو رہا ہے presumption کی بنیاد پر انڈسٹریل یا کمرشل یونٹ ابھی finishing stage پر جو ہوتا ہے، ایک تو جیسے evaluation table ہے منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے اور اس معزز ایوان کے ممبران کو بھی پتا ہے کہ پراپرٹی میں کمرشل، انڈسٹریل اور رہائشی علاقہ کو علیحدہ ہونا چاہئے۔ دوسرا میرا specific question یہ ہے کہ take of period کہاں سے شروع ہو گا کیونکہ ابھی finishing

stage پر انڈسٹری یا پراپرٹی ہوتی ہے یا کمرشل آرگنائزیشن ہوتی ہے تو ان کے لوگ فیتے لے کر آ جاتے ہیں۔ ابھی وہاں رگڑائی ہو رہی ہوتی ہے اور ان کے لوگ فیتے لے کر آ جاتے ہیں، دنیا میں even پاکستان میں انکم ٹیکس لاء میں ایک take of period دیا جاتا ہے، اگر financial year کے تین ماہ کم ہیں تو وہ اگلے مالی سال میں جائے گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ take of period کو بھی نہیں دیکھتے اور سروے کے اندر جا کر فیتے بازی شروع کر دیتے ہیں، یہ بتائیں کہ ان کا پیریڈ کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ From this date they start the period

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ / آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس اس پراپرٹی پر لاگو کیا جاتا ہے جہاں پر construction complete ہو گئی ہو کیونکہ یہ per square feet کے حوالے سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ کئی لوگ چھ ماہ میں اپنا گھر مکمل کر لیتے ہیں اور کئی لوگ چھ سال میں بھی مکمل نہیں کرتے تو اس کا ہم کوئی take of period نہیں دے سکتے۔ جب ایک خالی پلاٹ پر کوئی construction ہو گی تو ہم نے اس کا پراپرٹی ٹیکس لینا ہے، اگر کوئی انڈسٹریل یونٹ ہے تو جب وہاں پر انڈسٹریل یونٹ لگ جائے گا تو اس کا پراپرٹی ٹیکس لیں گے، کمرشل پلاٹ پر پلازہ کھڑا ہو جائے گا تو ہم اس سے پراپرٹی ٹیکس لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب نے کہا ہے کہ ابھی وہ مکمل ہی نہیں ہوتا لیکن آپ ٹیکس لینے کے لئے پہلے ہی پہنچ جاتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ سمجھ گئے ہیں اور منسٹر صاحب بھی سمجھ گئے ہیں جو کہ خود business man ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! ابھی وہاں پر کوئی production شروع نہیں ہوئی اور کسی قسم کی business activity شروع نہیں ہوئی تو ان کی یہ زیادتی نہیں ہے کہ کمرشل یا انڈسٹریل پلاٹ پر یہ پراپرٹی ٹیکس کا نوٹس بھیج دیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں سب سے زیادہ business friendly ہونا چاہئے۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن جس طرح psychiatric نے کہا تھا ناں کہ اسے پتا تھا کہ وہ کیا چاہ رہا ہے لیکن وہ بولا نہیں تھا۔ انہیں بھی پتا ہے کہ میں کیا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! شیخ صاحب میرے بڑے بھائی ہیں اور میرے لئے بڑے محترم ہیں۔ میں انہیں بلکہ آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے تمام ممبران سے یہی عرض کروں گا کہ اگر کہیں پر کوئی اس طرح کی شکایت ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایک پراپرٹی پر ابھی construction complete نہیں ہوئی اور وہاں پر ہمارے لوگ گئے ہیں تو اس حوالے سے محکمہ کا ایک criteria ہے۔ متعلقہ ای ٹی او کے پاس شکایت کریں، وہ نہیں کرتا تو ڈائریکٹر کے پاس کریں، ڈائریکٹر اگر مسئلہ حل نہیں کرتا تو ڈی جی ایکسائز ہے، اگر وہ بھی نہیں کرتا سیکرٹری ہے، سیکرٹری نہیں کرتا تو پھر منسٹر ہے۔ یہ پوری ایک chain of command ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ اسے ایکسائز کے لوگ آکر ناجائز تنگ کرتے ہیں تو بالکل ان کے خلاف ہم کارروائی کریں گے اور جب تک اس پراپرٹی پر construction complete نہیں ہوتی تو اس پر ٹیکس نہیں لگے گا۔

جناب فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! شیخ اعجاز صاحب نے سوال کیا تھا کہ 2005 میں سروے کرایا گیا۔ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اب ہو رہا ہے جو تین سال کی تاخیر ہوئی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کا تعین کیا جائے اور یہ سلسلہ بند کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈوگر صاحب! یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا۔ اگر کوئی سوال ہے تو وہ کریں۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تو فرما دیا کہ کوئی شکایت ہے تو بھجوا دیں لیکن آپ principle تو lay کریں کہ اس کا start of period جس طرح وہ فرما رہے ہیں وہ کیا ہونا چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ 2001 میں ہمارا پچھلا سروے مکمل ہوا اور اس وقت پراپرٹی ٹیکس کا جو Evaluation Table ہے وہ 2001 میں نافذ العمل ہونے والے rate کے مطابق ٹیکس کی collection کر رہے ہیں۔ اس کے بعد 2006 میں دوبارہ اس کا سروے ہو کر اس کا نیا Evaluation Table آنا چاہئے لیکن اس وقت کی حکومت نے شاید الیکشن کا سال یا کوئی ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے as a special case کیونکہ اس میں وزیراعلیٰ کے پاس اختیار ہے کہ وہ اس کو for the time being آگے لے جا سکتے

ہیں۔ انہوں نے اسے آگے کیا اور پھر اس کے بعد جب 2008 میں ہماری حکومت آئی اور ہم نے اس وقت اس پر working شروع کی مگر اس وقت بھی ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ نہ کرایا جا سکا۔ 2011 میں اسے دس سال ہو گئے تھے اور ہم نے وہ سروے دوبارہ کروانا تھا لیکن اب اس وقت اس سروے کو 12 سال ہو گئے ہیں اور اس پراپرٹی ٹیکس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا اور 2001 کے مطابق پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ ہم آج کل اس کا سروے کر رہے ہیں اور جیسے ہی مکمل ہو گیا تو ہم اسے finalize کریں گے کہ کس شرح سے پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی سالانہ rental value جو اس area کی ہوتی ہے اور پھر ہم نے اسے categories کیا ہوا ہے تو اس حوالے سے ہم اسے determine کرتے ہیں۔ ہم finalize کریں گے تو تب آپ کے سامنے آ جائے گا اور تمام stakeholders کو on board لے کر نئی شرح کو نافذ العمل کیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ منسٹر صاحب کو بھی معلوم ہے کہ میں کیا پوچھنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بتا دیں کہ آپ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں تاکہ سب کو پتا چل جائے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں جناب! وہ بات منسٹر صاحب کرنا نہیں چاہ رہے۔ ایک تو جسٹس محمد غنی کا فیصلہ تاخیر سے آیا، یہ مسئلہ ہائیکورٹ میں رہا اس لئے سروے نہیں ہوا۔ میں یہ بات ذمہ داری سے کر رہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کو بھی اس بات کا پتا ہے کہ جتنا یہ assesses کو اور محکمے کو delink کریں گے اتنا ہی حکومت کا فائدہ ہوگا۔ جیسا کہ میں چاہ رہا ہوں کہ اگر ایک آدمی نے دس مرلے کا مکان بنایا ہے اور ابھی وہ وہاں shift نہیں ہوا، ریٹائر ہونے والا ہے یا اور کوئی بات ہے تو ایک cut date ہونی چاہئے کہ اس تاریخ سے اس کو ٹیکس لگے گا۔ اسی طرح کمرشل اور انڈسٹریل میں cut date ہونی چاہئے اور take of period ہونا چاہئے۔ یہیں سے کرپشن شروع ہوتی ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ ایک سال کو take of period دیں، residential property ہو، انڈسٹریل ہو یا کمرشل ہو۔ تمام محکمے، تمام ٹیکسیشن اور even سیلز ٹیکس بھی کہتا ہے کہ آپ اسے اگلے financial year سے club کر دیں تاکہ ان کے محکمہ کی کرپشن کم ہو اور مک مکا کم ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب نے تجویز دے دی اور منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):جناب سپیکر!شیخ صاحب کی تجویز پہلے بھی میں نے note کی ہے۔ ہمارا جو نیا سروے ہو رہا ہے اور جب ہم نیا Evaluation Table دیں گے تو اس میں بالکل take of period کی شق بھی رکھی جائے گی اور انشاء اللہ اس بات کو دیکھا جائے گا۔ پہلے اس طرح نہیں تھا لیکن بات یہ ہے کہ میں repeat نہیں کرتا۔ اگر کوئی complaint ہے تو ہمیں بتائیں ہم اس پر کارروائی کریں گے۔ مگر take of period رکھنا چاہئے میں شیخ صاحب سے agree کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!آپ کو مبارک ہو منسٹر صاحب آپ کی بات سمجھ گئے جو آپ سمجھانا چاہتے تھے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر::بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔پی پی۔144 کی ٹیکس ادا نہ کرنے والی فیکٹریوں اور ملوں کے خلاف کارروائی

*872: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔144 یو سی۔37 لاہور میں قائم کتنی فیکٹریاں اور ملز ٹیکس ادا کر رہی ہیں اور کتنی ٹیکس ادا نہیں کر رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان فیکٹریوں اور ملوں کو جو ٹیکس ادا نہیں کر رہے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پی پی-144لاہور یو سی-37 میں کل42 فیکٹریاں اور ملز ہیں جن سے محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلقہ دو قسم کے ٹیکس یعنی پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یو سی-37لاہور کا کچھ علاقہ شالامار ٹاؤن اور کچھ واہگہ ٹاؤن میں واقع ہے اور محمود بوٹی ایریا میں سلطان محمود روڈ کہلواتا ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ42 فیکٹریوں اور ملز کے مالکان نے30.06.2013تک پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس ادا کر دیا ہوا ہے، لہذا ان کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔

لاہور: غریب اور مستحقین کو دی گئی امداد کی تفصیلات

*1075: میاں محمود الرشید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی-151 لاہور میں سال13-2012 کے دوران غریب اور مستحقین کل کتنے لوگوں کو امداد دی گئی؟

(ب) یہ امداد کن کن مدات میں فراہم کی گئی اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) سال14-2013 کے بجٹ میں صوبہ کے غریب لوگوں کی امداد کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی ہے اور پی پی-151 کے غریب لوگوں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ پی پی-151 لاہور میں سال13-2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں2134 مستحقین کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی گئی۔

(ب) سال13-2012 میں حلقہ پی پی-151لاہور کے مستحقین کو درج ذیل مدات میں امداد دی گئی۔

نمبر شمار	نام مد	تقسیم کردہ رقم
1-	گزارہ الاؤنس	40لاکھ73ہزار350روپے
2-	عید گرانٹ	5لاکھ59ہزار650روپے
3-	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	4لاکھ38ہزار495روپے
4-	شادی گرانٹ	3لاکھ40ہزار روپے
5-	تعلیمی وظائف (جنرل)	37لاکھ87ہزار632روپے
	میزان	91لاکھ99ہزار127روپے

مندرجہ بالا مدات میں فنڈز تقسیم کرنے کا طریق کار کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) سال14۔2013 کے بجٹ میں صوبہ کے غریب لوگوں کی امداد کے لئے مبلغ 2۔ارب 59کروڑ60لاکھ 37ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں یہ رقم قانون کے مطابق ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو آبادی کی بنیاد پر جاری کی جاتی ہے۔(پی پی۔151) میں موجود 41 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے لئے ضلع لاہور کی دیگر مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی طرح ضلع کمیٹی نے گزارہ الاؤنس کی مد میں سال 14۔2013 کے دوران۔/44,920روپے فی کمیٹی کے حساب سے مبلغ18لاکھ 41ہزار 720 روپے مختص کئے جس میں سے پہلی ششماہی قسط مبلغ9لاکھ 20ہزار 860 روپے بحساب22ہزار460 روپے فی کمیٹی جاری کئے جا چکے ہیں جبکہ دوسری ششماہی قسط دسمبر2013 کے بعد جاری کی جائے گی علاوہ ازیں اس سال عید الفطر کے موقع پر عید گرانٹ کی مد میں بھی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو13ہزار650روپے فی کمیٹی جاری کئے گئے۔

گوجرانوالہ: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1619: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں بنائی گئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے نیز کتنی آبادی کے لئے ایک زکوٰۃ کمیٹی بنائی جاتی ہے؟

(ب) صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم حق داروں کی بجائے استحقاق نہ رکھنے والوں میں تقسیم کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے بیوہ، یتیم اور نادار لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت زکوٰۃ کی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہے تاکہ زکوٰۃ کی رقم اس کے صحیح حق داروں تک پہنچ سکے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 1302 ہے۔ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18(1) کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہر دیہہ یا گاؤں اور شہری علاقہ میں ہر حلقہ (وارڈ) میں تشکیل دی جاتی ہے آبادی کم یا زیادہ ہونے کی

صورت میں کمیٹیوں کی حدبندی میں تبدیلی کر کے ایک یا زیادہ کمیٹیاں تشکیل دی جا سکتی ہیں لیکن اگر کسی کمیٹی کی آبادی دس ہزار سے تجاوز کر جائے تو صوبائی کونسل ایسے ضمنی احکام جاری کر سکے گی جو آرڈیننس کے اغراض کے لئے ضروری ہیں۔

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین و ممبران کا چناؤ قانون و قواعد کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی مقرر کردہ تین رکنی چناؤ ٹیم کرتی ہے جو کہ ایک گزٹیڈ آفیسر ایک عالم دین اور ممبر ضلع زکوٰۃ کمیٹی یا نمائندہ پر مشتمل ہوتی ہے۔چناؤ ٹیم شیڈول کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدبندی میں مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ اجتماع کا انعقاد کر کے سات مرد اور دو خواتین ممبران کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔

(ج) زکوٰۃ حاصل کرنے کے لئے مستحق زکوٰۃ ہونا لازمی ہے جس کے استحقاق کا تعین قانون کے تحت اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔کسی بھی غیر مستحق کو زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کی جاتی اور زکوٰۃ کی رقم حقدار اور مستحق افراد کو ہی تقسیم کی جا رہی ہے۔

(د) جواب جزہائے بالا میں پیش کیا جا چکا ہے۔

پنجاب کے ہوٹلوں سے سیلز پر ایکسائز ٹیکس کا نفاذ و دیگر تفصیلات

*1664: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورینٹس کی سیلز پر ایکسائز ٹیکس نافذ کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ایسے ریسٹورینٹس کی درجہ بندی(categorization) کی جاتی ہے اگر درجہ بندی کی جاتی ہے تو اس درجہ بندی کا criteria کیا ہے تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورینٹس کی سیل پر ایکسائز ٹیکس کے نام سے کوئی ٹیکس نافذ نہ ہے۔تاہم وہ رہائشی ہوٹلز جو کمرہ کرایہ پر دیتے ہیں ان سے کل بلنگ کی رقم کا 8 فیصد بیڈ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے نیز وہ ہوٹلز جن کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے وہاں شراب کی فروخت پر vend fee کے نام سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ شراب کی 750ml بوتل

پر-/225روپے فی بوتل اور بیئر کی 500ml بوتل پر 32روپے 50پیسے وینڈ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ب) Vend Shop اور بیڈ ٹیکس کی وصولی کے لئے کوئی درجہ بندی نہ کی جاتی ہے۔ بیان بالا فکس ریٹس کی بنیاد پر ریکوری کی جاتی ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں زکوٰۃ کی تقسیم کی تفصیلات

*1703: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں سال 13۔2012 کے دوران کن کن کو کتنی زکوٰۃ تقسیم کی گئی؟

(ب) زکوٰۃ کی رقم کی تقسیم کا طریق کار کیا ہے نیز زکوٰۃ کی رقم سرکاری نمائندے تقسیم کرتے ہیں یا ممبران اسمبلی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ پی پی۔144 لاہور میں مستحقین زکوٰۃ کو سال 13۔2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 75لاکھ 49ہزار 9سو 75 روپے کی رقم تقسیم کی گئی جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مد	تقسیم کردہ رقم	تعداد مستحقین
1۔	گزارہ الاؤنس و عید گرانٹ	61لاکھ 10ہزار روپے	940
2۔	شادی گرانٹ	4لاکھ 20ہزار روپے	42
3۔	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	1لاکھ 62ہزار روپے	33
4۔	تعلیمی وظائف (جنرل)	6لاکھ 8ہزار 952روپے	419
5۔	تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	2لاکھ 49ہزار 23روپے	292
	میزان		1726

جن مستحقین کو زکوٰۃ کی رقم تقسیم کی گئی ان کے کوائف مع تقسیم کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (الف وب اور ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زکوٰۃ کی رقم کی تقسیم کا طریق کار تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ نیز زکوٰۃ کی رقم سرکاری نمائندے یا ممبران اسمبلی تقسیم نہیں کرتے بلکہ زکوٰۃ کی تقسیم مجوزہ طریق کار کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں اور تعلیمی و دینی ادارہ جات میں قائم سکالرشپ کمیٹیاں کرتی ہیں لیکن تقسیم زکوٰۃ کے موقع پر کسی معتبر شخصیت کی موجودگی پر اعتراض نہیں کیا جاتا۔

صوبہ میں ہوٹلوں میں شراب کی فروخت کے لائسنس
دینے کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1706: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہمارے دین میں شراب حرام ہے؟

(ب) اگر جواب مثبت ہے تو پھر حکومت پنجاب شراب کی فروخت کے لائسنس کیوں جاری کرتی ہے؟

(ج) پنجاب میں کس کس ہوٹل اور ادارے کو شراب کی فروخت کے لائسنس دیئے گئے ہیں؟

(د) شراب کی فروخت سے مالی سال 2012-13 میں اس کی فروخت پر لگائے گئے ٹیکس سے کل کتنی آمدنی حکومت پنجاب کو ہوئی؟

(ہ) کیا حکومت اللہ کے حکم کے مطابق اور نبیؐ کی ہدایت کے مطابق سرکاری سطح پر شراب کی فروخت کے لائسنس کے اجراء پر پابندی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں! دین اسلام میں شراب قطعی حرام ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صرف ملکی و غیر ملکی غیر مسلم افراد کو شراب فروخت کرنے کے لئے Prohibition (Enforcement of Hadd) Order, 1979 کے تحت لائسنس جاری کرتی ہے۔

(ج) پنجاب میں کل 9 ہوٹلز کو شراب کی فروخت کے لائسنز (L-2) جاری کئے گئے ہیں جن میں لاہور میں چار ہوٹلوں جن میں پی سی ہوٹل، آواری ہوٹل، ہوسپیٹالیٹی ان ہوٹل اور ایمبیسڈر ہوٹل کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے گئے ہیں جبکہ راولپنڈی ضلع میں پی سی راولپنڈی، فلیش مین راولپنڈی، اور پی سی ہوٹل بھوربن مری شامل ہیں۔ اسی طرح فیصل آباد میں سیرینا ہوٹل اور ملتان میں رمادہ ہوٹل کو شراب کی فروخت کا لائسنس جاری کیا گیا ہے۔

(د) مالی سال 2012-13 میں شراب کی فروخت سے پنجاب گورنمنٹ کو (Vend Fee) کی مد میں ایک ارب بیس کروڑ کی آمدنی ہوئی۔

(ہ) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق مسلم وغیر مسلم تمام شہریوں کو اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے تاہم شراب پر پابندی پالیسی مسئلہ ہے جس پر بحث کروائی جاسکتی ہے۔

بہاولپور۔زکوٰۃ کی رقم تقسیم نہ ہونے کی تفصیلات

*1734: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 میں بہاولپور میں زکوٰۃ سے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کی نااہلی کی بناء پر 4 کروڑ روپے کی رقم زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم نہ ہوسکی اور وہ رقم لیپس ہوگئی؟

(ب) کیا زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اور آئندہ بروقت تقسیم زکوٰۃ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) اس ضمن میں پیش ہے کہ سال 13-2012 میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولپور کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 10 کروڑ 10 لاکھ 96 ہزار 274 روپے جاری کئے گئے جس سے مبلغ 5 کروڑ 60 لاکھ 34 ہزار 176 روپے مختلف مدات میں مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کئے گئے جبکہ مبلغ 4 کروڑ 50 لاکھ 62 ہزار 98 روپے کی رقم تقسیم نہ ہوسکی اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کردی گئی۔ اس رقم کے تقسیم نہ ہونے کی بنیادی وجہ چیئرمین ضلعی کمیٹی بہاولپور کا استعفیٰ، جنرل الیکشن 2013 کی وجہ سے زکوٰۃ کی تقسیم کے عمل میں عارضی طور پر تعطل اور بعدازاں 6۔مئی 2013 کو صوبائی زکوٰۃ کونسل کا اپنی تین سالہ مدت پوری کرنے پر تحلیل ہو جانا تھا۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ ضلع بہاولپور میں زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ ہونے کی بنیادی وجہ چیئرمین ضلعی کمیٹی بہاولپور کا استعفیٰ مورخہ 22۔مارچ 2013 ہے جو 2۔اپریل 2013 کو منظور کیا گیا تھا اور استعفیٰ کی منظوری تک وہ اپنے فرائض سرانجام دینے کا قانون کے تحت پابند تھا۔ مزید برآں جنرل الیکشن 2013 کے پیش نظر محکمہ کی طرف سے زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل عارضی طور پر روک دیا گیا تھا۔ چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی نامزدگی صوبائی زکوٰۃ کونسل کرتی ہے مگر صوبائی زکوٰۃ کونسل اپنی تین سالہ مدت کار مورخہ

6۔مئی2013 کو مکمل ہونے پر تحلیل ہو گئی تھی جس کی تشکیل نو مورخہ 29۔اگست2013 کو حکومت بننے کے بعد کی گئی جس سے عیاں ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی بروقت تقسیم نہ ہونے میں محکمہ کے افسران کی کوتاہی نہ ہے البتہ آئندہ زکوٰۃ کی بروقت تقسیم کے لئے تمام ضروری اقدامات بروئے کارلائے جائیں گے۔

سیالکوٹ:ڈسکہ شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی شرح میں اضافہ کی تفصیلات

*1708:جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیاوزیرآبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر (سیالکوٹ)میں پراپرٹی ٹیکس کیratio میں اضافہ کیا گیا ہے؟

(ب) یہ کب،کس کے احکامات کے تحت ٹیکس کیratio میں اضافہ کیا گیا ہے؟

(ج) اس شہر میں فی مرلہ کتنا ٹیکس وصول کیا جارہا ہے اور کم از کم کتنے مرلہ پر ٹیکس لگایا جارہا ہے؟

(د) ارشاد ٹاؤن ڈسکہ میں ٹیکس کی شرح کس حساب سے متعین کی گئی ہے؟

(ہ) کیایہ درست ہے کہ اس ٹاؤن میں ٹیکس کی شرح بہت زیادہ لگادی گئی ہے جس بناء پر محکمہ کے ملازمین کے خلاف زیادہ ٹیکس لگانے کی وجہ سے دفتر ایکسائز میں شکایات موصول ہوئی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس شہر میں ٹیکس کا تعین از سر نو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ارشاد ٹاؤن کے مکینوں کو بھجوائے گئے۔ٹیکس کی ادائیگی کے نوٹس واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو کیوں؟

وزیر خزانہ/آبکاری و محصولات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ ڈسکہ شہر (سیالکوٹ)میں پراپرٹی ٹیکس کیratio میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) جواب جز(الف)میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) ڈسکہ شہر میں ٹیکس کی فی مرلہ شرح بمطابق ویلیوایشن ٹیبل 02۔2001کی کیٹیگری D,E,F,Gہے

	زیادہ سے زیادہ(کیٹیگری D)		کم از کم(کیٹیگری G)	
	ذاتی	کرایہ	ذاتی	کرایہ
رہائشی	130روپے فی مرلہ	1304روپے فی مرلہ	46روپے فی مرلہ	457روپے فی مرلہ
کمرشل	652روپے فی مرلہ	3261روپے فی مرلہ	209روپے فی مرلہ	1044روپے فی مرلہ

	زیادہ سے زیادہ(کیٹیگری E)		کم از کم(کیٹیگری F)	
رہائشی	115روپے فی مرلہ	1150روپے فی مرلہ	95روپے فی مرلہ	885روپے فی مرلہ
کمرشل	485روپے فی مرلہ	2650روپے فی مرلہ	345روپے فی مرلہ	1615روپے فی مرلہ

پانچ مرلہ رہائشی مکانات پر معافی ہے جبکہ کمرشل استعمال والے حصے پر کوئی معافی نہ ہے

(د) ارشاد ٹاؤن ڈسکہ میں کیٹیگری (ایف) لگائی گئی ہے جس کی ویلیوایشن ٹیبل میں شرح درج ہے۔

		کمرشل		رہائشی	
کیٹیگری		ذاتی	کرایہ	ذاتی	کرایہ
F	Main Road	1.50	6.50	0.25	2.50
	OFF Road	1.00	4.00	0.15	1.25

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ ارشاد ٹاؤن میں بہت زیادہ شرح ریٹ سے ٹیکس لگادیا گیا ہے۔جہاں تک ملازمین کے خلاف شکایات کا سوال ہے تو اس میں کوئی صداقت نہ ہے۔

(و) حکومت ڈسکہ شہر میں ٹیکس کا تعین از سر نو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ پورے پنجاب میں پراپرٹی ٹیکس سروے 14۔2013 جاری ہے جس کے مکمل ہونے پر ٹیکس کی شرح کے بڑھنے یا کم ہونے کے بارے میں کچھ کہا جا سکتا ہے۔جہاں تک ارشاد ٹاؤن میں دیئے گئے پراپرٹی ٹیکس کے نوٹسز کی واپسی کا تعلق ہے تو حکومتِ وقت کے زیرِ غور ایسی کوئی قانونی ترمیم یا تجویز نہ ہے۔

صوبہ میں ضلع وار تقسیم کی گئی زکوٰۃ کی تفصیلات

*1735: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13۔2012 میں کل کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ سے پنجاب کے مختلف اضلاع کو دی گئی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) جو رقم مختلف اضلاع کو دی گئی کیا وہ تمام کی تمام زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم کر دی گئی، اگر نہیں تو ایسا کیوں ممکن نہ ہو سکا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال13۔2012 میں پنجاب کے 36اضلاع کو زکوٰۃ فنڈز سے کل مبلغ 3۔ارب 54کروڑ 20لاکھ 14 ہزار 78روپے کی رقم دی گئی جس کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال13۔2012 میں پنجاب کے 36اضلاع کو زکوٰۃ فنڈز سے جاری کردہ رقم مبلغ 3۔ارب 54کروڑ 20 لاکھ 14ہزار 78 روپے میں سے مبلغ 3۔ارب 32کروڑ 5لاکھ 33ہزار 379 روپے تقسیم کئے گئے صرف مبلغ 22 کروڑ 14لاکھ 80ہزار 699 روپے کی رقم چند اضلاع میں چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی ہائے کے استعفیٰ / معزولی اور جنرل الیکشن 2013 کے موقع پر زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل عارضی طور پر روکنے کی وجہ سے تقسیم نہ ہو سکی۔

لاہور: شہر میں بغیر لائسنس کیمیکلز فروخت کرنے والوں کی تفصیلات

*1740: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کتنے افراد / کمپنیاں تیزاب اور کیمیکلز کے کاروبار کے لئے لائسنس یافتہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے مختلف علاقوں میں بے شمار افراد بغیر لائسنس شراب اور کیمیکلز فروخت کر رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے اس غیر قانونی کاروبار کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر خزانہ / آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تیزاب اور کیمیکلز کے لائسنس کا اجراء اور نگرانی محکمہ ایکسائز کے دائرہ کار میں نہ آتا ہے تاہم لاہور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میتھلیٹڈ سپرٹ، ڈی نیچرڈ سپرٹ اور ریکٹیفائیڈ سپرٹ کے لائسنسز / پرمٹ برائے استعمال ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک اور صنعتی مقاصد کے لئے جاری کرتا ہے جن کی تعداد و استعمال درج ذیل ہے:

قسم پرمٹ / لائسنس	تعداد	استعمال
L-42-A	12	میڈیکل اور انڈسٹری کے لئے *(ڈی نیچرڈ اسپرٹ کے استعمال کا پرمٹ)
L-42-B	13	میڈیکل اور انڈسٹری کے لئے **(ریکٹیفائیڈ اسپرٹ کے استعمال کا پرمٹ)
L-42-D	46	ہومیوپیتھک ادویات کی تیاری کے لئے (ریکٹیفائیڈ اسپرٹ کے استعمال کا پرمٹ)
L-42-J	44	ہومیوپیتھک ادویات کی تیاری کے لئے (ریکٹیفائیڈ اسپرٹ کے استعمال کا پرمٹ)
L-17	52	میتھلیٹڈ سپرٹ ہول سیل و ریٹیل سیل کی فروخت کے لئے (ڈی نیچرڈ اسپرٹ کے استعمال کا پرمٹ)
ٹوٹل	167	

(ب) لاہور میں کسی بھی فرد کو بغیر لائسنس شراب یا اوپر بیان کی گئی سپرٹ کی مختلف اقسام فروخت کرنے کی اجازت نہ ہے۔تاہم اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اُس کے خلاف باقاعدہ بمطابق قانون کارروائی کی جاتی ہے۔دیگر کیمیکلز کی نگرانی کا کام محکمہ آبکاری و محصولات کے دائرہ کار میں نہ آتا ہے۔

(ج) محکمہ آبکاری و محصولات کے افسران پر مشتمل سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو محکمہ کی طرف سے جاری کردہ تمام لائسنس / پرمٹس کی پڑتال کر رہی ہیں اور جہاں کسی قسم کی غیر قانونی سرگرمی نوٹس میں آئی ہے تو اس کے خلاف بمطابق قانون کارروائی کی گئی ہے۔ سال13۔2012 میں محکمہ ایکسائز نے پنجاب بھر میں کل 579 کارروائیاں کیں اور مختلف مقدار میں مختلف اقسام کی نشہ آور اشیاء برآمد کر کے قانونی کارروائی شروع کی جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

* ڈی نیچرڈ اسپرٹ کیمیکو ٹین اور پیراڈین کے ملانے سے بنتا ہے جس کا مقصد اسپرٹ کے غلط استعمال کو روکنا اور ٹیکس ریکوری کو یقینی بنانا ہے اور یہ انسانی جان کے لئے خطرناک ہے۔

** ریکٹیفائیڈ اسپرٹ انسانی استعمال کے لئے فٹ ہے

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: تینوں اکٹھے ہی کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے آپس میں مشورہ کر لیں کہ کس نے پہلے بات کرنی ہے تینوں ڈاکٹر صاحبان ہی ہیں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کل بھی میں آپ کے سامنے اسمبلی ملازمین کے کوارٹروں کا issue لے کر آیا تھا۔ میں نے صرف آپ سے یہ request کرنی تھی کہ آپ اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انتہائی معذرت کے ساتھ، یہ ہماری اسمبلی کا معاملہ ہے جتنا آپ اس مسئلے کے لئے پریشان ہیں اُتنا ہم بھی ہیں۔ یہ اسمبلی کا معاملہ ہے، وہ اسمبلی کے ملازمین ہیں ہمیں بھی ان کا احساس ہے۔ میرے خیال میں اس کا کوئی اچھا راستہ نکل آئے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر آپ کو یا مجھے پندرہ دن کا نوٹس آیا ہو اور ہماری فیملی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ہم اس مسئلے کو دیکھ رہے ہیں، آپ اس پر بالکل پریشان نہ ہوں اس کا بہتر حل نکالا جائے گا۔ وہ اسمبلی کے ملازمین ہیں ہمیں بھی ان کا احساس ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

تعزیت

بنگلادیش میں وفائے پاکستان کی بنیاد پر پھانسی کی سزا پانے والے جماعت اسلامی کے سینئر راہنما جناب عبدالقادر کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! یقیناً آپ نے بھی ٹی وی اور اخبارات میں خبر پڑھی ہوگی۔ میں مشکور بھی ہوں کہ اس معزز ایوان نے چند دن پہلے میری تحریک پر ایک قرارداد بھی پاس کی تھی۔ بنگلادیش میں جو اس وقت کے حالات ہیں اور بالخصوص جماعت اسلامی کے راہنماؤں کو وفائے پاکستان کی سزا دی جا رہی ہے۔ وہاں کینگرو کورٹس بنائے گئے اور war crime tribunals بنائے گئے۔ جو معاملہ 1971 کا تھا اس کی بنیاد پر پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ ایوان نے اس کی شدید مذمت بھی کی تھی لیکن انہوں نے کل شام عبدالقادر صاحب کو جو وہاں پر جماعت اسلامی کے سینئر راہنما تھے کو پھانسی پر لٹکا کر شہادت کے مرتبہ پر فائز کر دیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ لوگ جو اس کا شور وغل کرنے والے ہیں کہ پھانسی کی سزا ختم ہونی چاہئے اور یورپی یونین نے تو یہ شرط رکھی ہے کہ پاکستان کو امداد اس وقت دیں گے جب وہ موت کی سزا ختم کر دے گا۔ وہاں جماعت اسلامی کے راہنما کو جو سزائے موت ہوئی ہے اس پر یہ تمام لوگ خاموش ہیں، وہ ایک علیحدہ chapter ہے لیکن آج میں درخواست کروں گا کہ وہ چونکہ جماعت اسلامی کے سینئر راہنما تھے اور وفائے پاکستان کی سزا میں ان کو پھانسی دی گئی ہے اس لئے ان کے لئے ایوان میں مغفرت کی دعا کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ یہاں سے قرارداد بھی پاس ہو گئی ہے میں ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ دعائے مغفرت کرائیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے ایوان میں دعائے مغفرت کرائی)

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے وزیر خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ پچھلے بجٹ میں وزیر خزانہ نے میانوالی سے لے کر عیسیٰ خیل تک روڈ کے لئے تقریباً2۔ارب روپے سے زیادہ رقم مختص کی تھی لیکن ابھی تک اس روڈ پر کوئی کام شروع نہیں ہوا اس روڈ کی انتہائی بُری حالت ہے اور وہاں روزانہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں۔ ایک ماہ پہلے بھی ایک ایکسیڈنٹ ہوا ایک فیملی موٹر سائیکل پر جا رہی تھی جب وہ لوگ ایک گڑھے کو passover کرنے لگے تو ان کے دو بچے ٹرک کے نیچے آکر مر گئے۔ میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ روڈ بنایا جائے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس رقم کی block allocation کر دی گئی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ پراجیکٹ کب تک شروع کر رہے ہیں؟

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات منسٹر صاحب کے نوٹس میں آ گئی ہے تو اجلاس کے بعد آپ منسٹر صاحب سے اس کی detail لے لیں۔ اب ہم تحریک استحقاق نمبر12 لیتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق نمبر12 میاں محمد رفیق کی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! تین دن سے ہماری minority کی ایم پی اے محترمہ شُنیلا رُوت minority کے حقوق پر بات کر رہی ہیں لیکن ہمیں اس کا جواب نہیں ملا۔ چونکہ میں ایک minority representative ہوں پاکستان جب بنا تھا تو اس وقت پاکستان بننے میں جو minority کا کردار رہا ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں پوشیدہ نہیں ہے۔ قائد پاکستان محمد علی جناح نے فرمایا تھا کہ پاکستان میں بسنے والی تمام communities کو یہاں پر مساوی حقوق حاصل ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مختصر طور پر بتا دیں کہ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! 1972 میں ہمارے سکول و کالج کو nationalize کیا گیا اور اس کے بعد 2004 میں ان کو denationalize کر دیا گیا۔ یہ سکول و کالج کی تعداد 17 تھی جن میں سے 16 سکول و کالج تو واپس ہو گئے لیکن Government Saint Francis School جو انار کلی میں واقع ہے وہ 2004 میں denationalize ہونے کے باوجود مشنری اداروں کو واپس نہیں کیا گیا۔ اس کا یہ رزلٹ نکلا کہ ضلعی حکومت پر یہ الزام عائد ہو چکا ہے کہ اس نے وہاں stay ہونے کے باوجود construction کا کام شروع کروا دیا ہے جس کی وجہ سے ہمارے تمام مشنری ادارے، فادر صاحبان، سسٹرز اور اس کے ساتھ ساتھ تمام پاکستان میں بسنے والی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شہزاد منشی صاحب! اس پر تقریر نہ کریں بلکہ اپنی بات مکمل کر لیں اس کا جواب میرے پاس بھی ہے میں آپ کو دے دیتا ہوں۔

جناب شہزاد منشی: ابھی تک ہمیں اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب تک آپ کسی فورم پر بیٹھ کر بات نہیں کریں گے اس وقت تک جواب کیسے ملے گا؟ میں نے کل بھی محترمہ سے کہا تھا کہ آپ رُک جائیں۔ میں، لاء منسٹر صاحب اور آپ کے minority کے منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ہم چاروں بیٹھ کر اس مسئلے کو دیکھ لیتے ہیں۔ کل انہوں نے واک آؤٹ کیا اور میں نے ڈاکٹر صاحبہ کو بھیجا کہ وہ ان کو منا کر لائیں لیکن وہ ایوان کو ہی چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ مجھے بتائیں کہ جب آپ بیٹھیں گے نہیں، بات نہیں کریں گے تو پھر مسئلہ کیسے حل ہو گا؟ آپ تو یہ معاملہ آج اٹھا رہے ہیں جبکہ یہ دو دن پہلے کی بات ہے۔ منسٹر صاحب کے ساتھ کسی فورم پر بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کر لیتے ہیں لیکن وہ بات ہی نہیں سننا چاہتیں تو پھر اس کا حل کیسے نکلے گا؟ آپ آج ہی سیشن کے بعد آ جائیں اور بیٹھیں۔۔۔

جناب شہزاد منشی: ہمارے جو minority کے منسٹر ہیں انہوں نے ہی ابھی تک اس پر ایکشن نہیں لیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب! میں نے کل محترمہ کو کہا تھا کہ سڑکوں پر نہ جائیں بلکہ اِدھر ہی بات کر لیتے ہیں۔ چلیں، آپ سیشن کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور لاء منسٹر صاحب بھی اِدھر ہی ہوں گے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! کل محترمہ شُنیلا رُوت واک آؤٹ کر گئی تھیں چند دوستوں کو بھیج دیں تاکہ وہ ان کو منا کر لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ یہاں نہیں ہیں بلکہ وہ تو باہر احتجاج کر رہی ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! وہ یہاں ہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کل ڈاکٹر نوشین حامد کو منانے کے لئے بھیجا تھا اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ ایوان سے باہر چلی گئی ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اب وہ یہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ! آپ دوبارہ زحمت کریں اور ان کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر نوشین حامد محترمہ شُنیلا رُوت کو منانے
کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

منسٹر صاحب! میرے خیال میں سیشن کے بعد ہم اس معاملے کو حل کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ جی، میاں رفیق صاحب! اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے سے پہلے فیض صاحب کا ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بس سیدھی سیدھی تحریک ہی پیش کریں، آپ کی مہربانی ہوگی۔ آپ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ شُنیلا رُوت احتجاج ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

میں محترمہ شُنیلا رُوت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ٹیلیفون کال پر اپنے آپ کو جی ایچ کیو راولپنڈی کے کیپٹن آصف ظاہر کرنے والے کا معزز ممبر اسمبلی کو دھمکی لگانا

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27۔نومبر 2013 بوقت تقریباً پونے چار بجے شام میں اپنے ہمراہیوں محمد زبیر ولد محمد طفیل سکنہ چک 305 گ ب اور اپنے ایک عزیز محمد عثمان یامین ولد محمد یامین سکنہ 343 گ ب جڑاہاں تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بلدیاتی الیکشن کے سلسلہ میں چک 290 گ ب بطرف رجانہ جا رہے

تھے۔ ہم جیسے ہی ضلع کچہری ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مین گیٹ سے نکل کر ٹوبہ رجانہ روڈ پر چڑھے تو مجھے اپنے فون نمبر0345-7872343 پر ایک کال موصول ہوئی جس کو میں نے attend کیا یہ کال موبائل فون0303-8222278 سے کی گئی تھی۔ ایک شخص جس نے ظاہر کیا کہ میں "کیپٹن آصف بٹالین فور(4) جی ایچ کیو راولپنڈی بول رہا ہوں" میں نے کہا کہ فرمائیے تو موصوف نے دھمکی دیتے ہوئے کہا "تم ڈی پی او، ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکٹر شہزاد کا پیچھا چھوڑ دو وہ میرا بھائی ہے، میرا عزیز ہے تم نے ذاتی مسئلہ بنا لیا ہے، تم ہمارے ساتھ دشمنی ڈال رہے ہو اس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے، اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور تم کو آئی ایس آئی کے ذریعے سے اُٹھوا دیں گے۔" میں نے موصوف کی دھمکی پر ہی اپنے موبائل فون کا سپیکر on کر دیا تاکہ میرے ہمراہی بھی گفتگو سُن سکیں۔ میں نے جواب دیا کہ کیپٹن آصف صاحب میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں، سیاسی جمہوری ذہن رکھتا ہوں، قانون اور انصاف پسند ہوں، بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے اتھارٹی جہاں جہاں بھی ظلم زیادتی، ناانصافی اور استحصال کرتی ہے اور بنیادی انسانی حقوق پامال کرتی ہے میں مظلوم کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں۔ جس کے لئے میں ہڑتالی بھی ہوں اور جہادی بھی، میں نے موصوف کو warn کیا۔

"You shall be held responsible for any damage caused to me or my family if any incidence happens."

جناب سپیکر! میں نے موصوف کو بتایا کہ چک نمبر342 گ ب جوہڑ والا تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حاجی مختار احمد حقیقی مالک رقبہ خریدار بذریعہ رجسٹری ازاں لیگل وارث متوفی کیپٹن نثار علی خان وانتقال شدہ رقبہ بحق حاجی مختار احمد گرداوری اور منظور شدہ وارہ بندی پانی کو اپنے ہی رقبہ میں پانچ عدد بوڑھے ساتھیوں اور مستورات کے خلاف بھی رقبہ متذکرہ پر قبضہ کرنے کے مقدمات کئے گئے۔ مستورات کو گھروں سے نکال کر تشدد کیا گیا۔ 20/15 کو گرفتار کر کے جیل بھیجا گیا۔ چار خواتین کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ اس ساری پولیس گردی کے پیچھے ڈی پی او کی آشیر باد شامل ہے اور ڈی ایس پی نے اپنی نگرانی میں پولیس گردی کا آپریشن کروایا ہے۔ دراصل یہ رقبہ تنویر احمد سابق ناظم دیہہ ہتھیانہ چاہتا تھا جس نے جعلی اشٹام اور متوفی کیپٹن نثار علی خان کا ناجائز بیٹا بھی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک یونین کونسل میں درج کروایا تھا۔ جعلی فرضی ثابت ہونے پر موصوف کے خلاف مقدمات نمبری 700/2010، 436/2011، 927/2011 بجرم 420، 468، ت پ تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ درج ہوئے مگر سیاسی

اثرورسوخ اور پولیس کے ساتھ مک مکا کی وجہ سے بچتا چلا آ رہا ہے۔ موصوف ایک بنک ڈکیتی میں بھی ملوث تھا۔ برآمدگیوں کے باوجود سیاسی اثرورسوخ اور پولیس مک مکا کی وجہ سے بچ نکلا تھا۔

جناب سپیکر! ڈی پی آئی نے میڈیکل بورڈ جو پانچ ڈاکٹروں پر مشتمل تھا پر بھی دباؤ ڈالا کہ مضروبان کو میڈیکو لیگل نہ دیئے جائیں۔ حاجی مختار احمد وغیرہ نے پولیس کے خلاف مقدمہ درج کروانا چاہا، ڈی پی او و دیگر کردار بدنام زمانہ انسپکٹر جمشید چشتی (سونیا ناز فیم) انسپکٹر، ایس ایچ او تھانہ چٹیانہ آفتاب صدیقی باہم ساز باز تھے۔ مقدمہ درج نہ کیا تو حاجی مختار احمد وغیرہ نے عدالت سیشن جج صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ برائے اندراج تحرک کیا، باوجود حکم اندراج پرچہ عامر حبیب ایڈیشنل سیشن جج ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈی پی او و دیگران ذمہ داران نے مختلف حیلوں بہانوں سے مقدمہ درج نہ کیا۔ بالآخر عدالت عالیہ کے حکم پر پولیس افسران و دیگران کے خلاف مقدمہ نمبر 299/13 بجرم 337F6-5-354، 33722، 149-148ت پ درج ہوا۔ DPO نے کوئی پیش بھی نہ چلنے دی اور تفتیش بھی بددیانتی اور اپنی مرضی سے کروائی۔

1. متذکرہ پولیس گردی ظلم و زیادتی، ناانصافی اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی پر میں نے مورخہ 13۔ستمبر 2013 کو مظلوم پارٹی حاجی مختار احمد وغیرہ کے ساتھ ڈی پی او کے خلاف ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پریس کانفرنس کر ڈالی جس کی تفصیل اگلے روز 14۔ستمبر کے تمام اردو، انگریزی روزناموں میں شائع ہوئی۔
2. مظلوم پارٹی حاجی مختار احمد وغیرہ کے تحرک اور درخواست پر میں اور چودھری احمد جاوید ایم پی اے ٹوبہ ٹیک سنگھ، آئی جی پولیس لاہور سے ملے جس کی انکوائری آئی جی پولیس نے ڈی آئی جی انوسٹی گیشن کے سپرد کر دی۔ ڈی آئی جی انوسٹی گیشن نے انکوائری متعلقہ فریقین کو سماعت کر کے مکمل کر دی ہے جس میں ذمہ داران کو ہی ذمہ دار ٹھرایا گیا ہے۔ ڈی پی او کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

ڈی پی او نے متذکرہ بالا کیس میں حقیقی مالکان کے خلاف کارروائی کی ہے اور جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی کی ہے۔ ٹوبہ میں تھانے رشوت کا گڑھ بن چکے ہیں۔ ڈی پی او اور ڈی ایس پی ذمہ دار ہیں۔ موجودہ کیس میں ڈی پی او مزید گڑبڑ کروا رہا ہے۔ ریکارڈ میں tempering کروا رہا ہے اور عوام میں bad governance کا تاثر اور پیغام پہنچ رہا ہے۔ تمام ذمہ داران کو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اوّلین ترجیح ہونی چاہئے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! short statement میں، میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ چک نمبر 342 گ ب جوہڑ والا تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک سابق فوجی کیپٹن نثار علی خان کو رقبہ الاٹ ہوا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ نے یہ تحریک پڑھ دی ہے اس کا جواب ذرا آنے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں صاحب نے ایک بڑی لمبی اور detail روداد پیش کی ہے۔ اب اس میں کوئی pervious litigation اور مقدمات کا معاملہ ہے لیکن privilege سے متعلقہ جو انہوں نے بات کی ہے وہ یہی ہے کہ کسی صاحب نے ان سے اپنا آرمی کے حوالے سے تعارف کرایا اور کہا کہ ہم آپ کو اٹھوادیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی نے بھی اس طرح سے معاملہ کرنا ہو تو اس طرح کوئی تعارف نہیں کرواتا جس طرح سے انہوں نے تحریک استحقاق میں درج کیا ہے۔ لازماً لوگ اپنے آپ کو غلط طور پر show کر کے ٹیلی فون پر اس طرح کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے اس تحریک استحقاق میں نمبرز وغیرہ دیئے ہیں تو وہ آدمی ان نمبرز وغیرہ سے trace ہو سکتا ہے جس آدمی نے اپنا غلط طور پر تعارف کروا کر میاں صاحب کو دھمکیاں دی ہیں۔ میاں صاحب کا بطور ممبر عوامی مسائل کے حوالے سے جو کردار ہے جس میں لوگوں کی راہنمائی کرنا اور دادرسی کرنا ہے اس نے اسے روکا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کو Privilege Committee کے سپرد کر دیں۔ ہم وہاں پر ان نمبرز کی investigation یا اس کی history لے کر اس معاملے کو trace out کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق سپیشل کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور وہ ایک مہینے کے اندر اندر اس پر رپورٹ دے گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑا سا کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اب اس پر بات ہو گئی ہے اور یہ سپیشل کمیٹی کو refer ہو گئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ڈی پی او میرے ساتھ بھی biased ہے، میرے حلقے میں چھ تھانے آتے ہیں اور چھ تھانوں کے مسائل ہیں جب ڈی پی او کو پتا چلتا ہے کہ وہ میرے سے متعلقہ ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!اب یہ بات لاء منسٹر صاحب کے noticeمیں آ گئی ہے اور کمیٹی کو بھی referہو گئی ہے اب اس پر ایک مہینے کا ٹائم ہے۔اگر آپ کا ڈی پی او صاحب کے حوالے سے کوئی معاملہ ہے تو لاء منسٹر صاحب کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر بات لیں۔۔۔

MR AHMED KHAN BALOCH: Mr Speaker! Point of order?

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بلوچ صاحب!فرمائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!اس تحریک کے حوالے سے میرا ایک شعر تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب کا ایک شعر سن لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں اپنی تحریک کے حوالے سے ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔یہ فیض احمد فیض صاحب کا شعر ہے:

نثار میں تری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے

اب یہ صورتحال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بس کریں۔میرے خیال میں ایک شعر میں سب کو آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر!میری ایک تحریک استحقاق چار پانچ دِن سے جمع ہے وہ نہایت اہم ہے۔آج شاید آخری دن ہے،اس کے علاوہ میری ایک تحریک التوائے کار بھی ہے وہ بھی اہم ہے وہ دونوں پیش نہیں ہو سکیں۔مہربانی کر کے آج انہیں پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کو checkکروا لیتے ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر!بہت اہم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بلوچ صاحب!اس کو ابھی checkکروا لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں نے بھی عرض کی تھی کہ میری ایک تحریک استحقاق جمع ہے اس کو بھی دیکھ لیں اگر وہ آ سکتی ہے تو اس کو لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے تین چار روز پہلے گنے کی قیمت کے حوالے سے معاملہ اُٹھایا تھا۔آپ سے بھی میں نے بات کی تھی میں نے تحریک التوائے کار بھی دی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اسے out of turn لے لیں وہ گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کے حوالے سے ہے۔آج پیش ہو جائے پھر جواب جب بھی آ جائے، گورنمنٹ کی توجہ ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس پر وزیر قانون سے بات کر لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے بھی تحریک استحقاق کے بارے میں بات کی تھی، میں سیکرٹری صاحب سے بھی ملا ہوں اور میں نے Legislation Branch میں بھی check کیا ہے آپ سے بھی request کی تھی مہربانی کر کے اس کو بھی take up کر لیں۔ اس کے علاوہ جناب وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں، راولپنڈی کے اندر حال ہی میں ایک دو واقعات ہوئے ہیں میں ان کی طرف آپ کی اور اس ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ جیسے ہم سب کو پتا ہے کہ راولپنڈی کے اندر sectarian violence کی ایک سازش ہوئی۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہم اس سے باہر نکل آئے۔ میں انتہائی شروع میں آپ کو یہ identify کر رہا ہوں کہ راولپنڈی کو کراچی بنانے کی سازش شروع ہو چکی ہے۔اس بات کا آغاز 11۔ مئی کی رات کو عثمان مرزا شہید کی شہادت سے ہوا اس کو صرف اس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا کہ عمران خان صاحب این اے 56 میں حنیف عباسی صاحب سے الیکشن جیتے ہیں۔اس کے بعد گزشتہ ایک ہفتہ سے۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آصف صاحب یہ بات نہ کریں۔اگر کوئی اور معاملہ ہے تو بتائیں میں نے آپ کو floor دیا ہے اگر آپ کی کوئی قرارداد ہے تو اس کو Rules کے مطابق لے آئیں، میں اس کو شامل کروں گا۔ (قطع کلامیاں)

نہیں، اس کی اجازت بالکل بھی نہیں ہو گی۔اب تحریک التوائے کار نمبر 751/13 ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ شُنیلا رُوت کی طرف سے ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پنجاب میں ایڈز کی ادویات کی عدم دستیابی سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 2-اکتوبر2013 کی خبر کے مطابق پنجاب میں ایڈز کی ادویات ایک ماہ سے نایاب ہیں جس کے باعث مریضوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت مختلف اضلاع میں رجسٹرڈ مریضوں کے لئے تین اقسام کی میڈیسن صبح و شام کھانا ضروری ہوتا ہے۔ ایڈز کے مریض پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام سے جو میڈیسن حاصل کر رہے تھے اس کی تین گولیاں ہوتی ہیں اگر ایک بھی کم ہو تو مریض کی حالت بگڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ ایڈز کے ایک مریض نے بتایا کہ ہمیں ڈاکٹروں کی طرف سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ آپ نے ایک دن تو دور کی بات ایک وقت کا ناغہ نہیں کرنا مگر انہوں نے ایک ماہ تک expired medicine کھائیں۔ اس سے قبل ہمیں expired date سے ایک ماہ قبل ہی نئی میڈیسن دے کر پرانی بند کروا دی جاتی تھی مگر اب ہم پریشان ہیں۔ آخر یہ میڈیسن کیوں short ہے اور ہمارا کیا بنے گا؟ کیونکہ یہ میڈیسن مارکیٹ میں بھی دستیاب نہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سلمان شاہد کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ میڈیسن نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام سے ملتی ہے اور اسے یہ میڈیسن گلوبل فنڈ سے مہیا کی جاتی ہے اس لئے اس کی shortage کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوتی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا بہت مشکور ہوں اس کے بعد خاص طور پر خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے قابل احترام وزیر قانون و پارلیمانی امور کی معاونت کرتے ہوئے آپ کی وساطت سے ایوان کے تمام قابل احترام ممبران کو اپنی submission پیش کرنے کا موقع دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو مبارک ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ بہت مہربانی۔ جہاں تک اس تحریک التوائے کار کا تعلق ہے اس کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے زیر انتظام علاج کے 9 مراکز کام کر رہے ہیں۔ جہاں پر 2698 مریض رجسٹرڈ ہیں۔ جہاں مریضوں کی تشخیص اور علاج کی تمام سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کو ایڈز کے علاج کے لئے ادویات نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام سے مہیا کی جاتی ہیں جو کہ گلوبل فنڈ گرانٹ کی مد میں حکومت پاکستان کو فراہم کرتا ہے۔ یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان ادویات کی خریداری اور ترسیل میں صوبائی ایڈز کنٹرول پروگرام کا براہِ راست کوئی کردار نہیں ہے۔ ایڈز کے علاج کے لئے سات ادویات تمام صوبائی ایڈز کنٹرول پروگرام کو فراہم کی جاتی ہیں۔ مریضوں کو ان کے مرض کی نوعیت کے مطابق تین مختلف ادویات کا کورس تجویز کیا جاتا ہے۔ ایک دوائی Tenofiol ستمبر 2013 کے آخری ایام میں چند دِنوں کے لئے تمام صوبوں کو نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام کی طرف سے مہیا نہ کی جا سکی۔ اس کی وجہ نئی سپلائی کی درآمد اور کلیئرنس میں کچھ تاخیر تھی مگر یہ دوا فوری طور پر مورخہ 4۔ اکتوبر کو دوبارہ مہیا ہو گئی ہے۔ نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام نے یہ یقین دہانی کروائی ہے کہ آئندہ ادویات کی بلاتعطل سپلائی کو یقینی بنانے کے لئے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب آ چکا ہے لہذا اسے dispose of کرتے ہیں۔ احمد خان بلوچ صاحب! آپ نے اپنی تحریک استحقاق کا کہا تھا وہ پیش کریں۔

سیکرٹری پراسیکیوشن کا معزز ممبر اسمبلی سے ملاقات سے انکار

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 9۔ دسمبر 2013 بروز پیر سیکرٹری پراسیکیوشن کو ملنے گیا۔ سیکرٹری صاحب دفتر میں موجود تھے۔ میں اندر جانے لگا تو چپڑاسی نے کہا آپ پہلے پی اے کو ملیں۔ میں پی اے کے پاس گیا اور اپنا تعارف کروایا تو انہوں نے کہا کہ صاحب نے منع کیا ہوا ہے کہ ایم پی اے ہو

یا کوئی ہو، پہلے چٹ دے چٹ کے بغیر اندر نہ آنے دیں۔ میں نے چٹ لکھ کر دی، چپڑاسی اندر گیا، واپس آیا تو کہا صاحب کہتے ہیں انہیں کہیں ایڈیشنل سیکرٹری سے مل لیں میں فارغ نہ ہوں۔ ہم عوامی نمائندے ہیں عوامی کاموں کے لئے جاتے ہیں اس سے میرا اور ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ ایوان کے کسٹوڈین ہیں، اس سے ہماری insult ہوتی ہے، اس سے عوامی کاموں میں مشکلات کھڑی ہوتی ہیں تو ہم نے آپ تک ہی یہ معاملہ پہنچانا ہوتا ہے۔ آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ ممبران کی عزت و احترام کا خیال رکھیں لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب والا! یہ بہت زیادتی ہوئی ہے، سیکرٹری دفتر میں موجود تھا، میں نے عوامی کام کے لئے اندر جانا تھا۔ اس نے کہا کہ میں فارغ نہ ہوں وزیر قانون بھی سُن رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب نے کہا ہوا ہے کہ اگر کسی ایم پی اے کا فون بھی آئے اور آپ نہ ہوں یا میٹنگ میں بھی ہوں تو فون کا واپس جواب دیں۔ وہ موجود تھے اور فارغ بیٹھے ہوئے تھے مگر انہوں نے ملنا گوارا نہ کیا۔ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس سے زیادہ اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے؟ آپ مہربانی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بالکل۔ قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے بیوروکریسی کو بہت واضح ہدایات ہیں کہ معزز ممبران اگر فون کریں اور کوئی افسر کسی میٹنگ میں مصروف ہوں تو وہ فارغ ہو کر ring back کریں اور اگر اپنے دفتر میں موجود ہوں تو ان پر لازم ہے کہ جو معزز ممبران عوامی مسائل کے حل کے لئے ان کے دفاتر جائیں تو ان سے ملاقات کریں اور ان مسائل کو سمجھیں اور دور کریں۔ اگر ایسا ہوا ہے جیسا بلوچ صاحب نے کہا ہے تو بالکل اس تحریک کو استحقاقات کمیٹی کے سُپرد کیا جائے اور اس کی پوری طرح سے انکوائری ہو۔ میں معزز ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو متعلقہ سیکرٹری پر اسیکیوشن کے خلاف حسبِ ضابطہ Rules کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق سپیشل کمیٹی نمبر 1 کو refer کی جاتی ہے۔ ایک مہینے تک اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میری وزیر قانون صاحب سے بات ہو گئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ اپنی تحریک التوائے کار out of turn take up کر لیں۔ اگر اجازت ہو تو میں اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دوں؟

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں کیونکہ ابھی تحریک التوائے کا وقت ہے۔

پنجاب میں گنے کی قیمت بڑھانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں اس معزز ایوان کی توجہ چاہوں گا، یہ کسانوں کا ایوان ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے بیشتر اضلاع میں کسان بورڈ اور دیگر تنظیموں نے مظاہرے کئے ہیں کہ ڈیزل اور پٹرول کی قیمتیں ہر ماہ بڑھ جاتی ہیں، بجلی کے ٹیرف میں ہر ماہ اُتار و چڑھاؤ ہو جاتا ہے۔ جس وجہ سے کھاد، بیج اور کرم کش ادویات کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ نتیجتاً فصل کی کاشت کے مجموعی اخراجات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اب جبکہ گنے کی کرشنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ کین کمشنر پنجاب نے سابقہ ریٹ -/170 روپے فی من کا notification جاری کیا ہے۔ جو کسانوں کا معاشی قتل ہے۔ یہ ایوان پنجاب کے کسانوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ کسان یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ گنے کا ریٹ -/230 روپے فی من مقرر کیا جائے، صرف ان شوگر مل کو کرشنگ کی اجازت دی جائے جو کسانوں کے سابقہ سال کے بقایاجات کو ادا کریں گی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک موصوف نے یہ بات کی ہے کہ صرف اسی شوگر مل کو کرشنگ کی اجازت دی جائے جو اپنے پچھلے سال کے بقایاجات clear کرے۔ پنجاب حکومت نے already orders کر دیئے ہیں کوئی بھی

مل اپنا پچھلا arrear clear کئے بغیر کرشنگ شروع نہیں کر سکے گی اور دوسرا یہ ہے کہ رواں سیزن میں پندرہ دن سے زیادہ کوئی outstanding payment کسی مل کے ذمہ نہیں رہے گی۔ جہاں تک گنے کے ریٹ کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں کسانوں اور ان کی تنظیموں نے پچھلے دنوں مطالبہ کیا تھا۔ ان تنظیموں کے جو نمائندگان ہیں ان کو یہاں لاہور میں بلوا کر میں نے، وزیر خوراک اور وزیر زراعت نے ان کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ اس میٹنگ میں ان کے ساتھ یہ طے پایا تھا اور اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، سیکرٹری ایگریکلچر اس کمیٹی کے کنوینر ہیں، ان کے ساتھ ان کی meetings ہو رہی ہیں۔ اس میں ایک rational rate طے کر کے اس کے مطابق گورنمنٹ اس کو notify کر دے گی۔ پچھلے دنوں صوبہ سندھ نے اپنا rate revise کیا ہے جو مجھے information ملی ہے وہ تقریباً -/180 روپے فی من ہے۔ بہرحال قیمتوں میں اضافے کے مطابق جو بھی ریٹ طے ہو گا اور کمیٹی جو فیصلہ کرے گی اس کے مطابق اس کا ریٹ notify کر دیا جائے گا۔ یہ نوٹس چونکہ آج ہی موصول ہوا ہے اس پر حکومت already notice لے چکی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں۔ اس وقت تک یہ مسئلہ حل ہو چکا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔
Now, we take up the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, (Bill No.13 of 2013).

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر اجازت ہو تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب میں گیس کی بندش سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! میں نے کل بھی عرض کی تھی اور آج محترم وزیر قانون سے بھی بات ہوئی ہے کہ سوئی گیس کی بندش کی وجہ سے پورے پنجاب کے اندر بے چینی

اضطراب اور اشتعال پایا جاتا ہے۔لاکھوں لوگ بے روزگار ہوگئے ہیں، ہزاروں فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں اور ہزاروں سی این جی سٹیشن بھی بند ہو گئے ہیں۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ پنجاب کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے، اس کو خاموشی کے ساتھ نہیں سہنا چاہئے۔ایوان کے اندر اس پر بات ہونی چاہئے اور میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت تک ہمارے جذبات پہنچانے چاہئیں کہ گیس کی اس طرح سے بندش سے پنجاب میں تباہی و بربادی آئے گی۔آپ مجھے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت دیں اور اس پر بات کرنے کی بھی اجازت دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس معاملے کا نوٹس وفاقی حکومت already لے چکی ہے، ہمارے جو مختلف صنعت کار، چیمبر آف کامرس اور دوسرے stakeholders ہیں ان سب کو onboard لیا جا رہا ہے اور غالباً کل اسلام آباد میں اس معاملے پر میٹنگ ہو رہی ہے۔یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ گیس کی بندش سے پوری صنعت کا نقصان ہے اور ان کے لئے بہت زیادہ مشکلات ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت گیس کی shortage ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ کل اسلام آباد میں جو میٹنگ ہو گی اس میں کوئی نہ کوئی درمیانی راستہ نکال کر اس کا حل نکالا جائے گا۔وفاقی حکومت کے نوٹس میں لانے کی حد تک اس معاملے کو ایوان میں قائد حزب اختلاف اٹھانا چاہتے تھے تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ already یہ معاملہ وفاقی حکومت کے نوٹس میں آ چکا ہے۔اس کے اوپر بات ہو رہی ہے اور انشاء اللہ اس کو ایک دو دِنوں میں resolve کر لیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! ہم نے وزیر قانون کی بات سن لی ہے آئندہ بھی اس نوعیت کا معاملہ جس سے پنجاب کے دس کروڑ عوام متاثر ہو رہے ہوں، خدارا ہم لوگ اسی لئے یہاں پر elect ہو کر آئے ہیں۔اب صنعت کاروں نے اور چیمبر کے لوگوں نے وہاں پر meetings کی ہیں، پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی بات نہیں ہوئی، جب اسمبلی in session ہو اور پنجاب کے عوام کا اتنا important مسئلہ ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ treasury benches کی طرف سے یہ بات آ جانی چاہئے تھی کہ یہ پنجاب کے حقوق کی بات ہے اس پر کوئی compromise نہیں ہو گا اور یہاں پہلے ہی اتنی بے روزگاری ہے۔کاش! رانا ثناء اللہ صاحب اس مسئلہ پر پہلے بات کرتے اور treasury benches کی طرف سے یہ بات آتی کہ یہ پنجاب کے حقوق کا مسئلہ ہے ہم یہاں سے آواز اٹھائیں گے اور مرکزی حکومت کو باور کروائیں گے کہ پنجاب کا یہ ایوان اپنے حقوق اس طرح سے سلب نہیں ہونے دے گا۔

مجھے افسوس ہے کہ یہاں یہ کہا گیا ہے کہ چیمبر آف کامرس اور انڈسٹری کے لوگوں نے گورنمنٹ تک بات پہنچائی ہے۔Why not, we are the elected people. پنجاب کے ایوان کے یہ جو لوگ ہیں، یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ پنجاب کے عوام کے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو ہم اس پر بات کریں، ہم یہاں پر مسئلہ اُٹھائیں، ہم یہاں پر resolution pass کریں اور مرکزی حکومت کو مجبور کریں کہ وہ ہمارے حقوق سلب نہ کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ کل مرکزی حکومت اس سلسلے میں میٹنگ کر رہی ہے۔ اگر اس میٹنگ سے آپ مطمئن نہیں ہوتے تو اس سلسلے میں اگلے اجلاس میں آپ اپنی بات کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا کہ انڈسٹری کے لوگوں نے ہی یہ معاملہ وفاقی حکومت تک پہنچایا ہے۔ قومی اسمبلی میں، فیڈرل گورنمنٹ میں بھی پنجاب کی بھی نمائندگی ہے۔ راولپنڈی سے لوگ منتخب ہو کر، جڑواں شہر سے منتخب ہو کر قومی اسمبلی کے ایوان میں بیٹھے ہیں، جو لوگ پنجاب سے elect ہو کر قومی اسمبلی میں گئے ہیں ان کے بھی کچھ حقوق ہیں، ان کے بھی کچھ فرائض ہیں۔ وہ وہاں پر بھی اس مسئلہ پر بات کر سکتے ہیں اور یہ معاملہ جو ہے، ہمیں تو اپنی پارٹی کے لوگوں کا پتا ہے فیصل آباد سے میاں منان صاحب ہمارے ایم این اے ہیں وہ صنعت کار بھی ہیں یہ لوگ وفاقی حکومت کے نوٹس میں لائے ہیں، وہاں قومی اسمبلی میں بھی اس مسئلہ پر بات ہوئی ہے۔ اس کی بنیاد پر وفاقی حکومت نے نوٹس لیا ہے اور اس کے اوپر meetings ہو رہی ہیں، بات ہو رہی ہے اور انشاء اللہ اگلے ایک دو روز میں یہ معاملہ resolve ہو جائے گا۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی پر آتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان

پنجاب مصدرہ 2013

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013 (Bill No.13 of 2013). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, and Mr Ijaz Khan….

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ چونکہ minimum wages اور اس کی implementation کا معاملہ ہے، اس کے متعلق قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے اس بات پر agree کیا ہے کہ وہ اپنی ترامیم کو withdraw کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! میں نے اس کے متعلق یہ عرض کی تھی کہ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو ہماری ترامیم آئی ہیں اس پر اگر ہمارے ممبران اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں اور دو دو، چار چار منٹ بات کرنا چاہتے ہیں تو اس پر کوئی قدغن نہیں ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr. Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2013."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2013."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

MR ACTING SPEAKER: Opposed.

جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ایک دو issues پر ہی بات کرنا چاہوں گا کہ جو unskilled labour ہے اس کو کم از کم skilled بنانے کے لئے ہم نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں یا ہم کیا اقدامات اٹھانے جا رہے ہیں؟ انہیں کم از کم skilled بنانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ان کی بہتری کے لئے کیا، کیا جا سکتا ہے کس قسم کے سکول، کس قسم کے ادارے، کس قسم کی چیزیں ان کو help out کرنے کے لئے کی جا سکتی ہیں؟ The most important thing is کہ ان لوگوں کا جو کہ unskilled ہیں کیونکہ یہاں پر اتنا زیادہ unskilled worker اس ملک کے اندر پھر رہا ہے، صوبے کے اندر پھر رہا ہے کیونکہ ان کے پاس وہ know-how ہے ہی نہیں۔ ان میں majority جو کام کر رہی ہے ان کی skill ہے ہی نہیں لیکن ان کو skilled کہا جا رہا ہے، جن کے پاس skill کی کوئی qualification نہیں ہے مگر پھر بھی انہیں ان چیزوں کے اندر skilled کہا جا رہا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اس کی طرف دیکھنا چاہئے کہ How to get them and move from unskilled to skilled. یہ اس میں سب سے زیادہ ضروری point ہے تاکہ ہم لوگوں کی بہتری کر سکیں اور اس میں دیکھ سکیں۔ اگر ہم unskilled لوگوں کو skill کی طرف لے کر آئیں گے تو اسی طرح ان کے financial حالات بہتر ہوں گے اور کسی طرح بہتر نہیں ہوں گے۔

That is the most important point.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر مراد راس صاحب نے جو بات کی ہے ٹھیک ہے unskilled labour کو skilled کرنے کے لئے اقدامات کئے جانے چاہئیں لیکن یہ اقدامات TEVTA کی responsibility ہے اور وہاں پر unskilled workers کو skill کرنے کے لئے کافی پروگرام کئے جاتے ہیں لیکن اس میں unskilled workers کی minimum wages کا تعین کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی اور دوسرا معاملہ زیر غور نہیں ہے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2013."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif

Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr. Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 4 of the Bill, for sub-clause (e) of Section 2 of the Principal Ordinance, the following be substituted:-
>
> "(e) industrial area" means any area notified by the Government as an industrial area:"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 4 of the Bill, for sub-clause (e) of Section 2 of the Principal Ordinance, the following be substituted:-
>
> "(e) "industrial area" means any area notified by the Government as an industrial area:"

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: oppose ہوا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس بل میں انہوں نے definition میں جو areas specify کئے ہیں یہ بڑے شہروں کے ہیں جہاں بڑے بڑے انڈسٹریل زونز اور انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔ مزدور اور unskilled specially غیر ہنر مند مزدور کا دور دراز اضلاع میں جہاں یونین سازی کی بھی اجازت نہیں ہے جہاں لوگوں کو اپنے حقوق کی زیادہ awareness نہیں ہے استحصال ہوتا ہے۔ ان areas کو نکال دیا گیا ہے یا صرف specific کر دیا گیا ہے اور باقی desire کر دیا گیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت نے جتنے بھی انڈسٹری زونز as an industrial zones declare کئے ہیں ان سب پر یہ بل لاگو ہو۔ اس بل میں specific صرف چند اضلاع لکھے گئے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ as a whole پورے پنجاب میں جہاں جہاں بھی مزدور کام کر رہا ہے اس کے حقوق کا تحفظ ہو اس کو minimum wages ملیں، اس کے فوائد اس تک پہنچیں۔ اس بل میں جو بڑے شہر لکھے ہوئے ہیں صرف ان شہروں میں مزدوروں کا استحصال نہیں ہو رہا بلکہ مزدور کا زیادہ استحصال، اس کے ساتھ زیادہ زیادتی دور دراز کے چھوٹے اضلاع جہاں چھوٹی انڈسٹریل سٹیٹس ہیں وہاں ہو رہا ہے اس لئے ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ اس میں وہ تمام انڈسٹریز ایریاز جو حکومت نے as an industrial areas declare کئے ہیں ان سب پر اس کو لاگو کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو amendment کی گئی ہے وہ اس صورتحال کو پوری طرح سے cover کرتی ہے اور اس کا جو last part ہے کہ:

> An includes any other area notified by the government as an industrial area

جو بھی ایریا ہو گا جب وہ notify ہو جائے گا تو وہ اس چیز کو cover کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایوان کا ٹائم آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

> The motion moved and the question is:
>
> "That in Clause 4 of the Bill, for sub-clause (e) of Section 2 of the Principal Ordinance, the following be substituted:

"(e) "industrial area" means any area notified by the Government as an industrial area:"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr. Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, for the words "ten thousand", the words "upto fifty thousand", be substituted."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, for the words "ten thousand", the words "upto fifty thousand", be substituted."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری توکل سے ہی رانا صاحب سے request ہو رہی ہے کہ ایک بات پر تو oppose نہ کہیں تو Ayes will win also from this side once، جتنے مرضی پیسے بڑھاتے جائیں۔ its does not matter آپ دس لاکھ روپے بھی fine رکھ دیں گے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جب تک ان laws کو implement نہیں کیا جائے گا تب تک کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم دو ہزار سے دس ہزار، پچاس ہزار، ایک لاکھ یا دس لاکھ روپے کر دیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ ان laws کو implement نہیں کیا جائے گا۔ جب تک غلط کام کرنے والے کی باز پُرس نہیں ہوگی اس وقت تک کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔ ہماری یہ ترمیم ہے کہ اس کو up to fifty thousand تک لے کر آیا جائے تاکہ ان کو یہ معلوم ہو کہ اتنی penalty ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی by chance پکڑا جاتا ہے اور اس کو fifty thousand تک جرمانہ ہوتا ہے تو باقی لوگوں کو بھی خوف رہے گا۔ میرے خیال میں دس ہزار روپے کافی نہیں ہیں. It should be up to fifty thousand.

ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ہر ایک کی penalty fifty thousand ہو گی بلکہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ:

> It should be up to fifty thousand, depending upon how wrong the things have been done. What penalty has to be given according to the crime?

ہم یہ قوانین تو بنا رہے ہیں، یہاں پر ساری چیزیں پاس کر رہے ہیں لیکن سب سے ضروری کرنے والی بات یہی ہے کہ اگر ہم اس کو implement نہیں کریں گے تو پھر at the end of the day یہ بھی کتابوں میں چلا جائے گا۔ ہم جس قانون کو amend کر رہے ہیں یہ 1969 کا بنا ہوا ہے۔ اس قانون کے تحت جو جرمانے ہیں ان کو ہم کئی سالوں کے بعد آج increase کر رہے ہیں۔ جب تک ہم ان چیزوں کو regularly update نہیں کریں گے تب تک بات نہیں بنے گی اس لئے ہماری یہی درخواست ہے

کہ اس کو"ten thousand" کی بجائے"up to fifty thousand" کر دیں۔ان کو کم از کم اتنا خوف تو ہونا چاہئے کہ اگر ہم نے زیادہ خرابی کی تو ہمیں یہاں تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔اس کو آپ جتنے employees ہیں ان کے ساتھ multiply کریں لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اسے "up to fifty thousand" رکھا جائے تاکہ لوگوں کو پتا ہو کہ penalty کافی ہے۔جب آپ employees کے ساتھ multiply کریں گے تو It becomes a big sum. اس کے ساتھ ساتھ میری یہ بھی درخواست ہو گی کہ جو بھی penalty دی جائے وہ لازماً collect کی جائے اور اس کو کسی طرح بھی ختم نہ کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: عارف عباسی صاحب!آپ مختصر بات کریں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں بالکل مختصر بات کروں گا۔کوئی بھی سزا تجویز کرنے کا مقصد قانون کی implementation ہوتا ہے تاکہ سزا کے خوف سے جرم نہ کیا جائے۔اگر کسی دکاندار کو کوئی چیز مہنگی بیچنے پر دس ہزار روپے جرمانہ ہو تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن ایک فیکٹری مالک یا صنعت کار کے لئے دس ہزار روپے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ہم نے اس کو"up to fifty thousand" اس لئے تجویز کیا ہے تاکہ سزا کے خوف سے اس قانون کی خلاف ورزی نہ ہو۔اتنا جرمانہ ضرور کیا جائے تاکہ اس کو تھوڑا بہت احساس ہو کہ اگر میں نے اس قانون کی خلاف ورزی کی تو مجھے جرمانے دیتے وقت تکلیف ہو گی۔ہم کہتے ہیں کہ ایسی سزا رکھیں کہ جس کا کوئی خوف بھی ہو۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ implementation کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور سزا کا implement ہونا تو بہت ہی ضروری ہے۔پہلے یہ جرمانہ دو ہزار روپے تھا اب اس کو five time بڑھا کر دس ہزار روپے کیا گیا ہے۔اب اگر اس کو un-proportionate کے طور بہت زیادہ بڑھایا جائے تو پھر اسے سرکاری اہلکار misuse کر سکتے ہیں اس لئے دو ہزار سے دس ہزار روپے بڑھایا جانا مناسب ہے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, for the words "ten thousand", the words "up to fifty thousand", be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Now, third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013 be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: ایک تحریک قاعدہ نمبر 150 sub clause(1) کے تحت آئی ہے۔وزیر قانون پنجاب اسمبلی کی مجالس کی تشکیل کے حوالے سے ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت اسمبلی کی مجالس قائمہ و دیگر کی تشکیل کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے اسمبلی کی جو مجالس قائمہ اور دیگر مجالس تجویز کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے اسمبلی کی جو مجالس قائمہ اور دیگر مجالس تجویز کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ (1)150کے تحت قائدایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے اسمبلی کی جو مجالس قائمہ اور دیگر مجالس تجویز کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون نو منتخب مجالس کو معاملات سپرد کرنے کے حوالے سے اپنی تحریک پیش کریں۔

اسمبلی کی مجالس قائمہ کی عدم تشکیل کی وجہ سے دیگر مجالس کو سونپے گئے معاملات مجالس قائمہ کے سپرد کرنے کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اسمبلی کی کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جو معاملات خصوصی کمیٹیوں کے سپرد کئے گئے تھے وہ اسمبلی کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"اسمبلی کی کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جو معاملات خصوصی کمیٹیوں کے سپرد کئے گئے تھے وہ اسمبلی کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

"اسمبلی کی کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جو معاملات خصوصی کمیٹیوں کے سپرد کئے گئے تھے وہ اسمبلی کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں PACکے سپرد کرنے کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں نئی منتخب ہونے والی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کرنے کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی وہ رپورٹیں جو گزشتہ اسمبلی کی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کی گئی تھیں اور ابھی زیر التواء ہیں نیز وہ رپورٹیں جو موجودہ اسمبلی کی مجلس خصوصی نمبر 1 کے سپرد کی گئی ہیں ان کو آج منتخب ہونے والی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ ان کی جانچ پڑتال کریں اور اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر ایوان میں پیش کریں۔ یہ ایوان ان دونوں کمیٹیوں میں ان رپورٹوں کی تقسیم کا اختیار جناب سپیکر کو دیتا ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی وہ رپورٹیں جو گزشتہ اسمبلی کی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کی گئی تھیں اور ابھی زیر التواء ہیں نیز وہ رپورٹیں جو موجودہ اسمبلی کی مجلس خصوصی نمبر 1 کے سپرد کی گئی ہیں ان کو آج منتخب ہونے والی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ ان کی جانچ پڑتال کریں اور اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر ایوان میں پیش کریں۔ یہ ایوان ان دونوں کمیٹیوں میں ان رپورٹوں کی تقسیم کا اختیار جناب سپیکر کو دیتا ہے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی وہ رپورٹیں جو گزشتہ اسمبلی کی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کی گئی تھیں اور ابھی زیر التواء ہیں نیز وہ رپورٹیں جو موجودہ اسمبلی کی مجلس خصوصی نمبر 1 کے سپرد کی گئی ہیں ان کو آج منتخب ہونے والی PAC-I اور PAC-II کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ ان کی جانچ پڑتال کریں اور اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر ایوان میں پیش کریں۔ یہ

ایوان ان دونوں کمیٹیوں میں ان رپورٹوں کی تقسیم کا اختیار جناب سپیکر کو دیتا ہے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی۔ یہ ایک Order ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(29)/2013/965. Dated: 13th December 2013. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Rana Muhammad Iqbal Khan,** Acting Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect from 13.12.2013 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the **RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
13th December 2013 **ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"**